احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 13 اگست 2001ء 22 جمادی الاول 1422 ہجری- 13 ظہور 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 182

سوموار 13 اگست 2001ء

حب الوطنی کا اعلیٰ معیار

حضرت عبداللہ بن عدیؓ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہؐ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ جا رہے تھے تو آپ مکہ سے باہر ایک پتھر پر کھڑے ہو گئے اور فرمایا:

اے مکہ تو اللہ کی بہترین زمین ہے- اور اللہ کی زمینوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے- اللہ کی قسم اگر مجھے یہاں سے نکالا نہ جاتا تو میں کبھی یہاں سے نہ نکلتا-

(سنن ابن ماجہ کتاب المناسک باب فضل مکۃ حدیث نمبر 3099)

''پاکستان اور اس کا مستقبل'' کے اہم موضوع پر سیدنا حضرت مصلح موعود کے چھ نہایت بصیرت افروز اور معلومات افزا لیکچرز

یہ لیکچرز 54 سال قدیم ہونے کے باوجود آج بھی تازگی اور رہنمائی کے حامل ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کے دل میں استحکام و ترقی پاکستان کی زبردست تڑپ موجود تھی- چنانچہ حضور نے ملک کے مدبروں، دانشوروں اور سیاسی شخصیات کو براہ راست اپنے خیالات سے آگاہ کرنے کے لئے لاہور میں نہایت بصیرت افروز لیکچرز کا ایک سلسلہ جاری فرمایا- جو 2 دسمبر 1947ء سے 17 جنوری 1948ء تک کامیابی سے جاری رہا- ان لیکچرز میں حضور نے تفصیل کے ساتھ ملک و قوم کے جملہ اہم مسائل میں اہل پاکستان کی رہنمائی فرمائی اور ان کے سامنے پاکستان کے شاندار مستقبل کے تعلق میں ایسے ایسے پہلو بے نقاب کئے کہ سننے والے دنگ رہ گئے- ان میں بیان کردہ امور آج بھی اس قابل ہیں کہ ان سے رہنمائی حاصل کی جائے- ان چھ لیکچرز کے بعض اہم نکات قارئین الفضل کی دلچسپی کے لئے پیش ہیں-

پہلا لیکچر: اس لیکچر میں حضور نے دنیاوی تحریکات کا ذکر کرتے ہوئے نہایت شرح وبسط سے بتایا کہ پاکستان ایک ارتقائی تحریک ہے- پاکستان کے دفاع کے متعلق حضور نے فرمایا پاکستان کے دفاع کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے اور وقت کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ آبادی کے ہر طبقے میں تنظیم وضبط کی روح بیدار کی جائے- آپ نے اس امر پر زور دیا کہ ملک کی زرعی ترقی کی طرف توجہ دی جائے- کیونکہ پاکستان میں اس میدان میں بڑے وسیع وعریض ذرائع ہیں اور ترقی یافتہ خطوط پر عملدرآمد کرنے سے بہت جلد زرعی دولت پیدا کی جا سکتی ہے- اسی طرح پاکستان کے علاقے معدنی دولت سے بھی مالا مال ہیں- معدنیاتی وسائل کے مکمل سروے کا کام وقت کا اہم تقاضا ہے-

دوسرا لیکچر: اپنے دوسرے لیکچر میں حضور نے فرمایا ملک کی حفاظت اور اس کی ترقی کے لئے سوختنی اور تعمیری لکڑی کا وجود نہایت ضروری ہے- لکڑی کی کمی کو مدنظر رکھتے ہوئے پاکستان میں فوراً پلاسٹک کے کارخانے جاری کرنے کی کوشش کرنی چاہئے- فرمایا پاکستان ایک آزاد ملک ہے، اس کے لئے موقع ہے کہ اپنی نباتی دولت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے-

تیسرا لیکچر: حضور نے فرمایا کسی ملک کی معنوی دولت ہی اس کی اصل قوت ہوا کرتی ہے- باقی سب چیزیں اس کے مقابل پر ثانوی حیثیت رکھتی ہیں- اگر پاکستان کا ہر نوجوان عقل سے کام لے- دفاع پر زور دے اور یہ اقرار کرے کہ میں نے اپنی تمام قوتیں ملک وملت کے لئے وقف کر دینی ہیں تو یقیناً ہماری ساری ضرورت پوری ہو سکتی ہیں اور ہم ملک کا بہتر طریق پر دفاع کر سکتے ہیں- حضور نے فرمایا میرا اندازہ ہے کہ ہندوستان کے بیس کروڑ افراد میں سے جتنے سپاہی نکل سکتے ہیں، پاکستان کے دو کروڑ افراد میں سے اتنی ہی تعداد میں لیکن قابلیت کے لحاظ سے ان سے بہتر سپاہی مہیا ہو سکتے ہیں-

حضور نے اس سلسلہ میں نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ اخلاق کو درست کریں- سوچنے اور غور کرنے کی عادت ڈالیں- وقت کی قدر کریں اور اسے ملک اور قوم کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنائیں-

چوتھا لیکچر: حضور نے یہ لیکچر پاکستان کی بری، فضائی اور بحری دفاعی طاقت کے لحاظ سے اس کے مستقبل کے متعلق دیا- حضور نے نہایت تفصیل کے ساتھ پاکستان کی دفاعی طاقت کا جائزہ لیا- اس کے بعض قابل توجہ پہلوؤں کی نشاندہی فرمائی اور بعض ایسے اہم اور مفید طریق بتائے جو دفاع پاکستان کے لئے اس دور میں مفید تھے- حضور نے پاکستان کی فضائی طاقت کو مضبوط بنانے پر بھی بہت زور دیا اور فرمایا کہ عوام میں فضائی تربیت حاصل کرنے کا رجحان پیدا کرنا چاہئے-

پانچواں لیکچر: اس لیکچر میں حضور نے بحری طاقت کی اہمیت اور ضرورت پر زور دیتے ہوئے بتایا کہ پاکستان کے پاس اس وقت تجارتی بیڑے کی حفاظت کرنے والے چند چھوٹے جہاز موجود ہیں- اگر اچھے افسر ہوں تو ان ہی سے لڑائی میں کسی حد تک کام لیا جا سکتا ہے- اس کے علاوہ تجارتی بیڑہ قائم کرنا بھی بہت ضروری ہے- حضور نے یہ تحریک بھی کی کہ مسلمان نوجوانوں کو بحری ملازمتیں کرنے اور سمندری سفر کرنے کا اپنے اندر شوق پیدا کرنا چاہئے حضور نے ماحول کے لحاظ سے پاکستان کے دفاع پر روشنی ڈالی اور دیگر ممالک کے ساتھ پاکستان کے سیاسی تعلقات کے سلسلے میں تیرہ اہم تجاویز پیش فرمائیں-

چھٹا لیکچر: اس آخری لیکچر میں حضور نے فرمایا اس وقت یہ سوال اٹھ رہا ہے کہ پاکستان کا دستور اسلامی ہو یا قومی؟ اس بحث میں حصہ لینے والوں کی باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آئین عام اور آئین اساسی میں فرق نہیں سمجھتے- آئین اساسی سے مراد وہ قانون ہوتے ہیں جن کی حد بندیوں کے اندر حکومت اپنا کام چلانے کی مجاز ہوتی ہے- اور جن کو وہ خود بھی نہیں توڑ سکتی- فرمایا اسلامی آئین اساسی کے معنے یہی ہوں گے کہ کوئی ایسی بات نہ کی جائے جو قرآن کریم، سنت اور رسول کریم ﷺ کی تعلیم کے خلاف ہو- حضور نے اسلامی اصول پر مبنی گورنمنٹ کے لئے بعض شرائط بیان فرمائیں- اس کے علاوہ مساوات رکھنے کے اسلامی نظام کا تعارف اور بعض احکام کی خصوصیات بھی بیان فرمائیں-

(تاریخ احمدیت جلد نمبر 11 صفحہ 406 تا 437)

پاکستان کے روشن اور شاندار مستقبل کے موضوع پر حضرت مصلح موعود کے چھ لیکچرز اور مدبروں دانشوروں اور قومی اخبارات کا زبردست خراج تحسین

2 دسمبر 1947ء تا 17 جنوری 1948ء لاہور میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے پاکستان کے روشن اور شاندار مستقبل کے حوالے سے معرکۃ الآراء چھ لیکچرز دیئے' ان میں ملک کے مدبر' دانشور اور سیاسی و قومی سوجھ بوجھ رکھنے والے افراد کثیر تعداد میں شامل ہوئے- ان شخصیات نے حضور کے ان بصیرت افروز لیکچرز کو واشگاف الفاظ میں سراہا اور خراج تحسین پیش کیا- اور ان لیکچرز کو حضور کے فہم و فراست کا شاہکار اور تاریخ پاکستان میں ایک اہم سنگ میل قرار دیا- انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا کہ پاکستان کے ارباب حل وعقد کو چاہئے کہ حضور کے قیمتی مشوروں سے استفادہ کریں اور پاکستان کو مضبوط اور مستحکم بنائیں- ان لیکچرز کے اجلاسات کے صدران نے برملا اپنے صدارتی خطابات میں آپ کے لیکچرز کی تعریف کی- حضور کے ان لیکچرز کے بارے میں ان شخصیات اور بعض انگریزی' اردو اخبارات کی رپورٹیں خراج تحسین اور تبصرے قارئین الفضل کے لئے پیش خدمت ہیں-

ملک فیروز خان نون صاحب

(وزیراعظم پاکستان)

فیروز خان صاحب نون (جو بعد میں وزیراعظم پاکستان بنے) نے اس اجلاس کی صدارت کی جس میں حضور نے اپنا دوسرا لیکچر ارشاد فرمایا- فیروز خان نون نے اپنے صدارتی ریمارکس میں لیکچر کو سراہا اور کہا

''حضرت صاحب کے دماغ کے اندر علم کا ایک سمندر موجزن ہے- انہوں نے تھوڑے وقت میں ہمیں بہت کچھ بتایا ہے اور نہایت فاضلانہ طریق سے مضمون پر روشنی ڈالی ہے-''

(روزنامہ الفضل 9 دسمبر 1947ء)

ملک عمر حیات صاحب

وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی

ملک عمر حیات وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی' پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور نے تیسرے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے لیکچر کے بعد اپنی طرف سے اور سامعین کی طرف سے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا:

''حضرت صاحب کی تقریر اتنی پراز معلومات اور جامع تھی کہ ہم نے اول سے آخر تک یکساں دلچسپی سے سنی ہے-''

(روزنامہ الفضل 4 دسمبر 1947ء)

میاں فضل حسین صاحب

حضور کے چوتھے لیکچر کے بعد صاحب صدر میاں فضل حسین صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں حضور کی پیش کردہ تجاویز پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ضرورت ہے کہ پاکستان کا ہر فرد فوجی تربیت حاصل کرے-

(روزنامہ الفضل 21 دسمبر 1947ء)

سر شیخ عبدالقادر صاحب

یہ حضور کے پانچویں لیکچر کی تقریب کے صدر تھے انہوں نے فرمایا:

''حضرت مرزا صاحب کے پرمغز اور پراز معلومات لیکچروں کا اصل منشاء یہی ہے کہ ہمارے تعلیم یافتہ طبقہ کو اس اہم موضوع پر غور وخوض کرنے کی طرف توجہ ہو اور انہیں معلوم ہو کہ گو ہمارے سامنے بہت سی مشکلات ہیں لیکن اگر ہم استقلال کے ساتھ ان مشکلات پر قابو پانے کی کوشش کریں گے اور کام کرتے چلے جائیں گے تو یقیناً ہم اپنی منزل کو پالیں گے- حضرت مرزا صاحب نے ان لیکچروں کے ذریعہ ہمارے تعلیم یافتہ طبقہ کی بہت بڑی خدمت کی ہے- ہم سب دل سے ان کے ممنون ہیں-''

(روزنامہ الفضل 11 جنوری 1948ء)

آپ نے چھٹے لیکچر کے اختتام پر اپنی صدارتی تقریر میں کہا:

''حضرات! میں سمجھتا ہوں کہ میں آپ سب کے دل کی بات کہہ رہا ہوں- میں آپ سب کی طرف سے حضرت مرزا صاحب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں- نہ صرف آج کے لیکچر کے لئے بلکہ گزشتہ پانچ لیکچرز کے لئے بھی جن میں بے شمار اہم معاملات اور مسائل کے متعلق نہایت مفید اور ضروری باتیں آپ نے بیان فرمائی ہیں- میں فاضل مقرر سے درخواست کرتا ہوں کہ اگر ان لیکچرز کو کتاب کی شکل میں شائع کر دیا جائے تو پبلک آپ کی بہت ممنون ہوگی-''

(الفضل 18 جنوری 1948ء)

ملک عبدالقیوم صاحب

پرنسپل لاء کالج لاہور

انہوں نے 4 دسمبر 1940ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں لکھا:

پیارے حضرت صاحب!

کل میں نے پاکستان سے متعلق آپ کا لیکچر نہایت دلچسپی سے سنا اور بہت فائدہ اٹھایا- لیکچر نہ صرف نئے علوم پر مشتمل تھا بلکہ امید اور جرأت و دلیری کی روح سے بھی معمور تھا- یہ صرف لیکچر ہی نہیں تھا بلکہ درحقیقت یہ وقت کا نہایت اہم انتباہ ہے ان لوگوں کے لئے جو اشیاء کو بالکل مختلف زاویہ نگاہ سے دیکھنے کے عادی ہو چکے ہیں-

اثنائے لیکچر میں آپ نے پاکستان کی بری اور بحری سرحدوں کے غیر محفوظ ہونے کی خوب وضاحت فرمائی ہے اور جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے یہ بھی کلیتہً حقیقت پر مبنی ہے کہ پاکستان کا قابل انتظام زمینی رقبہ ہی ہمارے حق میں ہوسکتا ہے-

(تاریخ احمدیت جلد 11 ص 408)

پروفیسر شیخ عبدالکریم صاحب

لاء کالج لاہور کے ایک پروفیسر شیخ عبدالکریم صاحب نے کہا:

''حضور کا لیکچر اس قدر بلند تھا اور اس قدر پُراز معلومات کہ ڈیفنس ممبر کو حضرت صاحب سے مشورہ کرتے رہنا چاہئے-''

(تاریخ احمدیت جلد 11 ص 408)

روزنامہ نوائے وقت

مرزا بشیر الدین نے پاکستان کی زرعی پوزیشن پر تبصرہ کرتے ہوئے بیکار زمینوں کو فوراً آباد کرنے پر زور دیا- آپ نے کہا کہ لوہا کے علاوہ پاکستان کے پاس دوسری تمام معدنیات موجود ہیں جن سے پاکستان اپنی ضروریات بوجوہ احسن پوری کرسکتا ہے- اگر کوشش کی جائے بلوچستان میں اتنا پٹرول مل سکتا ہے کہ وہ اباداں کو بھی مات کردے گا- اسی طرح کوئلہ کی کانوں کے لئے جستجو اور تلاش جاری رکھی جائے تو پاکستان اپنی جملہ ضروریات کا خود کفیل ہو جائے گا-

(روزنامہ نوائے وقت 4 دسمبر 1947ء)

روزنامہ زمیندار

امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے ایک میٹنگ کو خطاب کرتے ہوئے باشندگان پاکستان سے اپیل کی کہ مجاہدین کشمیر کو جو پسماندہ عوام کی خاطر جنگ آزادی لڑ رہے ہیں- ہر قسم کی امداد دی جائے- مجاہدین کی فتح سے پاکستان کی دفاعی لائن بہت مضبوط ہو جائے گی-

آپ نے پاکستان کے دفاعی نقطہ نظر سے جغرافیائی اور معدنی ذرائع کا وسیع سلسلہ بیان کرتے ہوئے کہا- کمرشل انڈسٹری زراعتی اور دفاعی صنعت کی ریسرچ کے لئے پاکستان کا ایک قومی ادارہ قائم کرنا چاہئے- مسٹر جسٹس محمد منیر نے میٹنگ کی صدارت کی-

(روزنامہ زمیندار 4 دسمبر 1947ء)

ایسٹرن ٹائمز

مرزا صاحب نے کہا کہ :-

پاکستان کے عوام کو چاہئے کہ کشمیر کی جنگ آزادی کے لئے سردھڑ کی بازی لگادیں- کیونکہ اسی میں پاکستان کی نوزائیدہ مملکت کے استحکام کا راز پنہاں ہے- مجاہدین اس وقت باطل کے خلاف شدائد و آلام کے باوجود استقلال سے نبرد آزما ہیں- ان کو اس وقت گرم ملبوسات کی اشد ضرورت ہے جو فوری طور پر پہنچانے چاہئیں تاکہ ان کو کچھ سہولت میسر ہو......''

''وقت کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے-''

آپ نے فرمایا کہ ''آبادی کے ہر طبقے میں تنظیم وضبط کی روح بیدار کی جائے-''

آپ نے اس امر پر بھی بے حد زور دیا کہ ملک کی زرعی ترقی کی طرف توجہ دی جائے- کیونکہ پاکستان میں اس میدان میں بڑے وسیع ذرائع ہیں- کیونکہ اضلاع شاہ پور (سرگودھا) جھنگ' مظفر گڑھ اور شمال مغربی سرحد کے بعض علاقے اور تقریباً سارے سندھ کا علاقہ بہت جلد ترقی یافتہ خطوط پر عمل درآمد کرنے سے زرعی دولت پیدا کرسکتے ہیں-

اسی طرح پاکستان کا علاقہ معدنی دولت سے بھی مالا مال ہے مثلاً کوئلہ' سکہ' پٹرولیم' ابرک وغیرہ معدنیات سے استفادہ کا کام ابھی ابتدائی مراحل میں ہے- معدنیاتی وسائل کی مکمل سروے (پیمائش و افزائش) کا کام وقت کا اہم تقاضا ہے- مثلاً بلوچستان کے علاقے میں پٹرولیم کی بہتات تھی- لیکن ابھی تک نتیجہ خیز پیمائش و افزائش کی کوئی کوشش نہیں کی گئی-

(ایسٹرن ٹائمز لاہور 3 دسمبر 1947ء)

روزنامہ نظام

پاکستان کی سرحدی حفاظت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت نے فرمایا کہ سرحد سے متعلقہ دیہات اور آبادیوں کو مسلح کر دیا جائے اور انہیں فوراً ملٹری تربیت دی جائے انہوں نے عوام میں نظم وضبط کی سخت ضرورت کا اظہار کیا- ملک کی زراعتی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے آپ

باقی صفحہ 9 پر

پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس- مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 6 روپے

حب الوطنی کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشادات اور تحریکات

جماعت احمدیہ ایک محبّ وطن اور خادم خلق جماعت ہے

احباب اپنے وطن کی حفاظت اور استحکام کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہیں

استعدادوں کی نشوونما' طلبا کی صحت اور ملکی معیشت کے متعلق مشورے

محمود مجیب اصغر صاحب

جماعت احمدیہ نے جہاں پاکستان کے قیام کی عظیم جدوجہد میں بھرپور حصہ لیا وہاں قیام پاکستان کے بعد پاکستان کی حفاظت' استحکام اور ترقی کے لئے بھی مقدور بھر کوششیں کیں اور جذبہ حب الوطنی کے تحت پاکستان کی خیر خواہی کو ہمیشہ مقدم رکھا اور قطع نظر اس کے کہ بعض عناصر کی طرف سے جماعت کو بہت دکھ دیئے گئے اور جائز حقوق سے محروم رکھا گیا جماعت کے جذبہ حب الوطنی میں کبھی کوئی رخنہ پیدا نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے۔ ہر مشکل گھڑی میں جماعت احمدیہ کے ائمہ نے مالی قربانیوں اور دعاؤں کی تحریکات فرمائیں اور ملک اور قوم کی بے لوث خدمت کرنے کا حکم دیا۔ ہر مخلص احمدی ہر میدان میں ایمانداری اور دیانتداری کے ساتھ اس ملک کی خدمت پر لگا ہوا ہے اور اس کو اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ان سطور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے جذبہ حب الوطنی اور ملک وقوم کی حقیقی خیر خواہی سے متعلق ارشادات پیش ہیں۔

پاکستان کی حفاظت اور استحکام کے لئے دعائیں

آپ جب خلیفۃ المسیح منتخب ہوئے اور جلسہ سالانہ آیا تو یہ وہ وقت تھا جب چند ماہ قبل ہندو پاک جنگ 1965ء ختم ہوئی تھی آپ نے اس موقع پر احباب جماعت کو پاکستان کی حفاظت اور اس کے استحکام اور ترقی کے لئے دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا "پاکستان کی حفاظت کے لئے بھی دوست ضرور دعائیں کریں........

.... اپنی دعاؤں میں پاکستان کو خصوصیت کے ساتھ ضرور یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی حفاظت فرمائے اور ملائکہ کی افواج ہمیشہ ہر محاذ پر پاکستان کی مدد کریں"۔

(الفضل ربوہ 22 فروری 1966ء)

اس خطاب میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی اس غیر معمولی مدد کا ذکر کیا جو اللہ تعالیٰ نے دشمن کے حملوں کے خلاف فرمائی تھی اور 1965ء کی جنگ میں پاکستان کی نمایاں فتح پر شکرانے کا اظہار کیا اور جماعت کو ملک وقوم کے لئے دعائیں کرنے کا ارشاد فرمایا۔ آپ فرماتے تھے کہ حضرت مسیح موعود کے الہام میں جس قلعہ کا ذکر ہے وہ پاکستان ہے۔

غذائی قلت کے وقت رہنمائی

جنگ کے اثرات سے غلہ کی عارضی قلت کا مقابلہ کرنے کے لئے آپ نے مسکینوں' یتیموں اور اسیروں کو کھانا کھلانے کی تحریک فرمائی اور فرمایا "سب سے پہلے یہ ذمہ واری افراد پر عائد ہوتی ہے۔ اس کے بعد جماعتی تنظیم اور حکومت کی باری آتی ہے"

(خطبہ 17 دسمبر 1965ء) اس سلسلہ میں آپ نے حکومت کی بھی رہنمائی فرمائی چنانچہ 1967ء میں آپ کا پریس انٹرویو ہوا اس موقع پر آپ نے جن خیالات کا اظہار فرمایا اسے پریس میں بھی پذیرائی حاصل ہوئی۔ چنانچہ روزنامہ امروز لاہور نے لکھا۔

"ربوہ 29 جنوری (1967ء) جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے کہا ہے کہ کسی قومی بحران کی صورت میں ایجی ٹیشن کا راستہ اختیار کرنا دانش مندی کے منافی ہے مرزا ناصر احمد نے خوراک کے مسئلہ پر اظہار خیال کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا نکتہ چینی بحران کو حل کرنے میں مدد دینے کی بجائے الجھاتی ہے۔ کسی بھی قومی بحران کی صورت میں تمام شہریوں کا فرض ہونا چاہئے کہ وہ ایک دوسرے کو مطعون کرنے اور ملزم ٹھہرانے کی بجائے بحران کو دور کرنے کی مثبت تدابیر اختیار کریں۔

انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کو چونکہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کو مسلمانوں کے لئے مشعل راہ بنانا تھا اس لئے ان کی زندگی میں وہ تمام واقعات ملتے ہیں جو مسلمانوں کو بعد میں پیش آ سکتے تھے۔ ان میں قحط کا واقعہ بھی موجود ہے۔ مکہ میں قحط پڑا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایثار پر زور دیا جس کے نتیجے میں کفار کو کھانا میسر آنے لگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات کی روشنی میں مسلمان آج بھی رات کو یہ اطمینان کر کے سوئیں کہ ہمارا ہمسایہ بھوکا تو نہیں سو رہا تو مسئلے کی شدت کم ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی موقعوں کے لئے فرمایا تھا کہ ایک کا کھانا دو کے لئے اور دو کا چار کے لئے اور چار کا آٹھ کے لئے کافی ہونا چاہئے تو ان کا اشارہ متمول طبقے کی جانب تھا۔ مرزا صاحب نے حزب مخالف کے رویے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا اگر مقصد لوگوں کا پیٹ بھرنا ہے تو پھر حکومت سے تعاون ضروری ہے۔ انہوں نے کہا۔ مخالف عناصر تعاون کی بجائے نکتہ چینی کی راہ اختیار کر کے ثابت کر رہے ہیں کہ غذائی قلت کے مسئلے پر قابو پانا ان کا مقصد نہیں بلکہ اس کی آڑ میں اقتدار پر قبضہ کرنا ان کا مطلوب ومقصود ہے"

(امروز لاہور 30 جنوری 1967ء)

1971ء کے حالات اور دعاؤں کی تحریکات

1971ء میں پاکستان اور بھارت کی جنگ سے قبل آپ نے پاکستان کی کامیابی کی دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا "دعا کریں اللہ تعالیٰ پاکستان کو ہر قسم کی کامیابی عطا کرے اور دشمن ناکام و نامراد ہو"۔ نیز فرمایا "احباب جماعت کو مالی قربانیوں اور دعاؤں کے ذریعہ اپنے ملک اور قوم کی خدمت کرنی چاہئے"۔ (خطبہ جمعہ 10- اکتوبر 1971ء)

3- دسمبر 1971ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا "ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ ملک کی سلامتی اور استحکام کے لئے اپنا سب کچھ وقف کر دے"۔

استحکام پاکستان کے لئے صدقات کی تحریک

وقتاً فوقتاً آپ پاکستان کی سلامتی اور استحکام کے لئے دعاؤں اور صدقات کی تحریک فرماتے رہے۔ 22 ستمبر 1972ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا "ضروری بات میں اس وقت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک کے موجودہ حالات صاحب فراست کے دل میں تشویش پیدا کر رہے ہیں۔ اندرونی دشمن' دشمنی کے کاموں میں لگے ہوئے ہیں اور بیرونی دنیا کا ایک بڑا حصہ ہمارا دوست نہیں ہے بلکہ وہ ہمارا دشمن ہے اور ان کی باتیں' ان کے منصوبے' ان کی خواہشات اور ان کے عمل ہمارے ملک کے خلاف ہیں۔ گو ساری دنیا تو ہمارے خلاف نہیں....... لیکن دنیا کا ایک بڑا حصہ ہمارا دشمن ہے .... اس واسطے قوم پر اس وقت ایک ابتلاء کا وقت ہے۔ دعاؤں اور صدقات سے ابتلاء دور ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے آپ دعائیں کریں اور استحکام پاکستان کے لئے جس حد تک ممکن ہو صدقات بھی دیں"۔

(الفضل ربوہ یکم اکتوبر 1972ء)

سیلاب زدگان کی امداد

1973ء میں آپ نے یورپ کا دورہ فرمایا اور پاکستان ان دنوں سیلاب کی آفت کا شکار ہو گیا آپ نے کوپن ہیگن' ڈنمارک سے جو پیغام جماعت کے نام بھجوایا اس میں فرمایا "نیز پاکستان کی سلامتی اور سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے رہیں"۔

(الفضل 16 ستمبر 1973ء)

مخدوش حالات اور جذبہ حب الوطنی

1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے آئین میں جماعت کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ اس کے باوجود آپ کے جذبہ حب الوطنی کو وہ آپ سے جدا نہ کرسکے۔ آپ نے جلسہ سالانہ 1974ء پر اپنے خطاب میں فرمایا ”حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حب الوطن من الایمان اپنے وطن سے محبت کرنا جزو ایمان ہے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ماؤں کے پاؤں تلے جنت ہے۔ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ مادر وطن کے پاؤں تلے جنت ہے .... پاکستان ہمارا وطن ہے اس میں بسنے والے احمدیوں کا یہ وطن ہے .... ہم نے اس ملک سے اس طرح خدمت لینی ہے کہ پاکستان جو ہمارا پیارا ملک ہے وہ دنیا کے معزز ترین ممالک میں شمار ہونے لگے .... ہم نے بہر حال دعائیں کرنی ہیں .... یہ ذمہ داری کہ دعاؤں کے ساتھ ہم اپنے ملک کے استحکام اور اس کی خوش حالی کے سامان پیدا کریں بہت بڑی حد تک جماعت احمدیہ پر عائد ہوتی ہے“۔

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ 1974ء)

قوم سے شفقت اور رحمت کا سلوک

آپ کی ہر آن یہ کوشش رہی کہ جن طبقوں کی طرف سے جماعت کو دکھ دیئے جاتے ہیں اور نفرت کی جاتی ہے اور برا سلوک روا رکھا جاتا ہے ان کی طرف سے بھی ایک احمدی کا دل میلا نہ ہو اور احمدی ہر حال میں ملک وقوم کا ہمیشہ کی طرح خیر خواہ رہے۔ چنانچہ آپ نے کئی مواقع پر اس امر کو ملحوظ رکھتے ہوئے جماعت کے افراد کو مخاطب کر کے فرمایا ”خلاصہ یہی ہے کہ جس طرح عجز کے ساتھ دنیا سے کلیۃً منہ موڑ کر اور خالصتاً اپنے رب کے حضور حاضر رہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی گزاری ہے اور جس طرح آپ بنی نوع انسان کے لئے محض شفقت اور محض رحمت تھے اس طرح کی زندگی اگر ہم بھی گزارنے کی کوشش کریں یعنی ایک طرف ہم حقوق اللہ کو ادا کرنے کی کوشش کریں اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کا بھی لحاظ رکھنے والے ہوں اور ان پر شفقت اور رحم کرنے والے ہوں۔ ان سے پیار کرنے والے ہوں، ان کے کام آنے والے ہوں اور اپنی دعا اور تدبیر کے ساتھ، ان کے دکھوں کو دور کرنے والے ہوں، تب اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل کے ساتھ، محض اپنے فضل کے ساتھ محض اپنے فضل کے ساتھ ہمیں اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لے گا کیونکہ اس کے فضل کے بغیر ہماری نجات ممکن نہیں“۔

(الفضل ربوہ 9 فروری 1966ء)

پھر فرمایا

”ہمارے مخالفین جتنا چاہیں زور لگالیں ہمارے دل میں ان کے لئے کبھی نفرت پیدا نہیں ہوگی۔ ان کی مخالفت پر ہمیں کبھی غصہ نہیں آتا .... بعض ایسے حضرات جنہوں نے ساری عمر احمدیت کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر جب وہ زندگی کی آخری گھڑیوں میں متروک ومہجور اور علاج تک کے محتاج تھے ہم نے ان کی مقدور بھر خدمت کی۔ یہ دور ہی کچھ ایسا ہے بیٹا باپ کو چھوڑ سکتا ہے یا باپ بیٹے کو چھوڑ سکتا ہے لیکن ایک احمدی کسی انسان کی مصیبت میں تنہا نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ وہ دنیا میں محبت واخوت اور ہمدردی وغمخواری کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ یہ اس کا فرض ہے جسے اس کو نبھانا چاہئے۔ انسانی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ محبت و پیار کا یہ پیغام نہ پہلے کبھی ناکام ہوا ہے نہ آئندہ انشاء اللہ ناکام ہوگا“۔

(الفضل ربوہ 16 جولائی 1970ء)

فرمایا ”دنیا تیوریاں چڑھا کے اور سرخ آنکھیں کر کے تمہاری طرف دیکھ رہی ہے تم مسکراتے چہرے سے دنیا کو دیکھو“۔

(خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 1973ء)

”سارے غصے دل سے نکال ڈالو اور ساری تلخیاں بھول جاؤ۔ صرف اپنا مقصد سامنے رکھو کہ ہم نے محبت اور پیار سے دنیا کے دل جیتنے ہیں“۔

(خطاب جلسہ سالانہ 1980ء)

”ہمیشہ یاد رکھو کہ ایک احمدی کسی سے دشمنی نہیں کرتا اور نہ کرسکتا ہے کیونکہ اس کے خدا نے اسے پیار کرنے کے لئے اور خدمت کرنے کے لئے پیدا کیا ہے“۔ (خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 1970ء)

”کسی سے دشمنی نہ کرو خواہ وہ ساری عمر تم سے دشمنی کرتا رہا ہو“۔

(خطاب جلسہ سالانہ 1970ء)

معاندین کے خلاف حسین ردعمل

فرمایا

”میں اکثر کہا کرتا ہوں کہ اسی (80) سال سے ساری دنیا کی گالیاں اور ظلم جو ہمارے اوپر ہو رہے ہیں ہماری مسکراہٹ نہیں چھین سکے اور ہم سے قوت احسان نہیں چھین سکے۔ ہمارا بڑے سے بڑا دشمن اگر کسی کام کے لئے ہمارے پاس آتا ہے تو ہم مسکرا کر اس کا کام کر دیتے ہیں“

(خطاب سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ 8 اکتوبر 1971ء)

”حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے دل میں ایمان کی بشاشت پیدا ہو

خدا کی قسم ! ہمیں پاکستان سے پیار ہے

تمام احمدی پاکستان کے ممنون احسان ہیں اور ہمیشہ اس کے لئے دعائیں کرتے رہیں گے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حب الوطنی سے معمور ارشاد

”پاکستان کے لئے بھی دعائیں کرو کیونکہ سب سے زیادہ محبت ہمیں پاکستان سے صرف اس لئے نہیں کہ وہ ہمارا یعنی پاکستان سے آنے والوں کا وطن ہے بلکہ .... ساری دنیا میں یہ ایک ہی ملک ہے جو کلمے کے نام پر وجود میں آیا تھا ...... پس چونکہ آغاز کے طور پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور خدا کے نام پر یہ ملک جیتا گیا تھا اس لئے ہماری محبت بہر حال قائم رہے گی .... پس اے پاکستان کے عظیم وطن! خدا کی قسم ہمیں تجھ سے پیار ہے ...... اور وہ سارے احمدی بھی جن تک تیری سرزمین میں پیدا ہونے والوں نے پیغام حق پہنچایا تھا وہ بھی تیرے ممنون ہیں اور ہمیشہ ممنون احسان رہیں گے اس لئے وہ بھی تیرے لئے دعا کرتے رہیں گے“

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ انگلستان 27۔ جولائی 86ء) (روزنامہ الفضل۔ 13 اگست 1998ء)

جائے اس کو کوئی خطرہ نہیں ہوتا اور اصل مسرت اور بشاشت تو دلوں میں پیدا ہوتی ہے اور چہروں سے ظاہر ہوتی ہے اس لئے جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز یہ ہے کہ دنیا جس طرح چاہے ہی کا امتحان لے لے۔ وہ ان چہروں کی مسکراہٹیں ان سے نہیں چھین سکتی۔ یہ دنیا کی طاقت میں نہیں‘‘

(الفضل ربوہ 26 فروری 1974ء)

خیر خواہی اور خدمت کے ماٹو

1980ء کا وہ سال تھا جب چودھویں صدی ہجری اختتام پذیر ہوئی اور پندرہویں صدی ہجری طلوع ہوئی آپ نے اپنے خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 1980ء پر فرمایا ’’پچھلی صدی میں میں نے احباب جماعت کو ’’حمد اور عزم‘‘ کا ماٹو دیا تھا...... پندرہویں صدی کے عظیم الشان ماٹوز...... پہلا ماٹو ’’محبت و پیار‘‘...... ہمارا اگلا ماٹو ’’خیر خواہی اور خدمت‘‘ ہے...... کسی کو دکھ نہیں دینا‘ کسی سے برائی نہیں کرنی‘ کوشش کرنی ہے کہ دنیا جو دکھوں‘ بے چینی اور بے اطمینانی کی بھٹی میں جل رہی ہے یہ سب دور کر کے ماحول اور معیشت میں خوشی اور اطمینان پھیلا دیا جائے تاکہ دنیا سمجھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم واقعی دنیا کے حقیقی محسن اعظم ہیں‘‘۔

(الفضل ربوہ 29 دسمبر 1980ء)

انسانی صلاحیتوں کی نشوونما کی تحریک

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر فرمایا

’’اللہ تعالیٰ نے انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا اور احسن تقویم کی پیدائش کے نتیجہ میں اصولی طور پر اسے چار قسم کی قوتیں اور استعدادیں دیں: ایک جسمانی طاقت ہے...... پھر ذہنی استعداد ہے...... پھر اخلاقی قویٰ اور استعدادیں ہیں اور پھر روحانی قویٰ اور استعدادیں ہیں‘‘۔

(خطاب 10 اکتوبر 1971ء)

ایک موقع پر فرمایا ’’...... ان چار قسموں میں سے کسی قسم کی قوت اور صلاحیت کو نظر انداز کرنے کی اجازت نہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 4 فروری 1972ء)

’’اللہ تعالیٰ نے ہر فرد کو جسمانی‘ ذہنی‘ اخلاقی اور روحانی استعدادیں عطا کی ہیں۔ عوام کی حقیقی فلاح اس امر کی متقاضی ہے کہ ان کی جملہ استعدادوں کی کامل نشوونما کا انتظام کیا جائے‘‘

(دورہ مغرب 1400 ھجری ص 359)

اپنے بچوں کو صحت مند بنائیں۔ اس کے لئے دو باتیں ضروری ہیں ایک یہ کہ انہیں اچھی غذا دیں دوسرے یہ کہ ورزش کے ذریعہ اس غذا کو ہضم بھی کرائیں۔ دنیا میں ہماری جماعت سب سے زیادہ صحت مند ہونی چاہئے‘‘

(دورہ مغرب 1400ھ ص 376)

ایک مومن کی زندگی کا اصل حسن تو روحانی اور اخلاقی کمالات کو حاصل کرنا ہے لیکن اس کے لئے جسمانی صحت و توانائی بھی ضروری ہے‘‘۔

(الفضل ربوہ 10 مئی 1972ء)

’’ہر احمدی عورت اور بچی کو دنیا میں سب سے زیادہ صحت مند ہونا چاہئے اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ وہ پڑھائی کے میدان میں بھی آگے نکلیں گی...... ہماری احمدی خواتین اور بچیوں کو صحت کے میدان میں سب سے زیادہ صحت مند...... ذہانت کے میدان میں سب سے زیادہ ذہین ہونا چاہئے اور اخلاق کے میدان میں نور اور حسن کا ایسا نمونہ دکھانا چاہئے کہ جس سے دوسری خواتین کے دل جیتے جا سکیں اور روحانی رفعتوں میں ایسی بلندی پر ہونا چاہئے کہ جو روحانیت کو نہیں مانتے وہ بھی قائل ہو جائیں۔

(خطاب جلسہ سالانہ 1974ء)

ملکی معیشت اور کم خوری

فرمایا ’’کم کھانے سے بدن میں چستی اور جفاکشی کی عادت پیدا ہوتی ہے چنانچہ دیکھا گیا ہے کہ عربی النسل گھوڑوں کی خوراک دوسرے گھوڑوں کی نسبت بہت ہی کم ہے لیکن ان میں چستی اور جفاکشی دوسرے گھوڑوں کی نسبت کہیں زیادہ ہے‘‘۔

(الفضل ربوہ 23 مئی 1971ء)

مزید فرمایا

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرمایا کرتے تھے کہ مومن کو کم کھانا چاہئے اور پرخوری سے بچنا چاہئے۔ اگر ہماری قوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہو جائے تو علاوہ اعلیٰ صحت کے ملک سے غذائی قلت بھی جاتی رہے گی اور عوام کو اکثر بیماریوں سے نجات بھی مل جائے گی‘‘۔

اسی طرح فرمایا

’’ہمارے احمدیوں کو پرخوری سے اجتناب کرنا چاہئے اور ملک میں ایسی تحریک شروع کرنی چاہئے کہ یہ بات عوام کے ذہن نشین کرائی جائے کہ زیادہ کھانے سے نقصان ہی ہوتا ہے اور اپنی صحت کا بھی اور قومی معیشت کا بھی‘‘۔

(الفضل ربوہ 23 مئی 1971ء)

سویابین کا استعمال

فرمایا

’’بچوں کی تعلیمی ترقی کا اہتمام کرنے کے ضمن میں ان کی صحت کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے بعض خوراکیں بچوں کی جسمانی صحت اور ذہنی نشوونما کے لئے بہت مفید ہیں۔ ان میں سے ایک سویابین بھی ہے۔ دوسری مفید غذاؤں کے ساتھ ساتھ بچوں کو سویابین بھی ضرور دینی چاہئے لیکن یہ احتیاط ضروری ہے کہ سویابین اصلی اور اعلیٰ قسم کی ہو۔ سویابین کے متعلق جدید تحقیق یہ ہے کہ اس میں 24 فیصد تیل ہوتا ہے اس تیل میں ایک کیمیکل ہے جسے لیسی تھین Lecithin کہتے ہیں۔ یہ کیمیکل بچوں کی عام صحت اور بالخصوص سکولوں میں پڑھنے والے بچوں کے ذہن کے لئے بہت مفید ہے‘‘۔

(دورہ مغرب 1400ھ ص 349)

تمام استعدادوں کی نشوونما

اسی طرح فرمایا ’’میں سمجھتا ہوں کہ سب سے بڑا حق نفس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو قوتیں اور استعدادیں دی ہیں وہ اپنے دوسرے وسائل اور عطایا اس طرح خرچ کرے کہ یہ قوتیں اور استعدادیں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت اور فضل کے نتیجہ میں اپنے کمال تک پہنچ جائیں تاکہ انسانی پیدائش کا مقصد پورا ہو‘‘

(الفضل 9 جولائی 1969ء)

ہمارے دل میں اپنے ملک کی بہت محبت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حب الوطن من الایمان جس ملک میں تم رہتے ہو۔ جہاں تم پیدا ہوئے۔ جہاں کے تم شہری ہو۔ جہاں کی مٹی سے اگنے والا اناج تم نے کھایا ہے۔ جہاں کے پانی سے تم سیراب ہوئے ہو۔ جہاں میری پیدا کرنے والی نعمتوں سے تم نے حصہ لیا ہے اس کی محبت تمہارے دل میں پیدا ہونی چاہئے۔ ہر شخص کی محبت کا اظہار مختلف ہے۔ اپنی سمجھ اپنی عقل کے مطابق‘ خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ہماری سمجھ اور عقل کے مطابق ہماری محبت اپنے ملک کے لئے‘ اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے دل میں بڑی محبت ہے اپنے ملک کی دعا ہمارے ملک کے لئے یہ ہے کہ اے خدا! اس ملک میں استحکام پیدا کر۔ اس ملک کو مضبوط بنا۔ اس ملک میں بسنے والوں کے لئے اپنی رحمت کے سامان پیدا کر۔ اپنے فضلوں سے انہیں نواز۔ ان کے اعمال کو ایسا بنا جو تیرے حضور مقبول ہو سکیں اور تیری رضا کو اور تیرے پیار کو حاصل کر سکیں۔

ہم تو خدمت کے لئے‘ ہم تو پیار کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ ہم تو احسان کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ (۔) ہم کسی پر غصہ کرنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے۔ 1974ء میں عارضی طور پر ایک فساد پیدا ہوا۔ بعض دوستوں کو (سب کو نہیں) تکلیف بھی ہوئی۔ میرے پاس آتے تھے۔ میرا فرض تھا ان کو تسلی دلاؤں۔ میں ان کو اس وقت بھی کہا کرتا تھا بڑے زور سے کہتا تھا ہمیشہ کہتا ہوں اور اب بھی کہتا ہوں۔ میں انہیں یہ کہتا تھا کہ جس نے تمہیں دکھ پہنچایا۔ میرا حکم صرف یہ نہیں کہ اس ظلم کا بدلہ ظلم سے نہ لو۔ میرا حکم یہ ہے کہ تمہارے دل میں بھی ان کے خلاف غصہ نہ رہے۔ بلکہ محبت کا جذبہ ہو اور دعائیں کرنے کا طریق ہو۔ اور خدا کے فضل سے یہ بڑی پیاری جماعت ہے۔ اتنا عظیم اور اتنا حسین نمونہ ہماری جماعت نے اس سختی کے زمانہ میں دکھایا۔ میرے علم میں نہیں الا ماشاء اللہ چند ایک کہ زیادہ لوگ پھسلے ہوں۔(۔)

ہمارے آقا نے (دینی) تعلیم کی روشنی میں ہمیں یہ حکم دیا تھا کہ پا کے دکھ آرام دو اس میں کہا گیا تھا تمہیں دکھ دیا جائے گا لیکن میں کہتا ہوں۔ دکھ تو تمہیں دیا جائے گا لیکن دکھ کا بدلہ نہیں لینا۔ بلکہ آرام دینا ہے۔ زبان سے اذیت نہیں پہنچانی۔ اور دل میں غصہ نہیں رکھنا۔ بلکہ تمہارے دل میں ہمدردی اور پیار اور جوش ہی رہے اور تم دعاؤں میں لگ جاؤ۔ جتنی شدت لسانی ایذا کی ہو اس سے زیادہ شدت تمہاری دعاؤں میں پیدا ہو۔ اور خدا کے فضل سے جماعت نے سب کے لئے دعائیں کیں۔ ہمارے بھائی ہیں۔ جن کو خدا تعالیٰ نے اپنا بندہ بننے کے لئے پیدا کیا۔ کیا آپ اس سے نفرت کریں گے؟ خدا کہتا ہے کہ میں نے اس کو اپنا بندہ بننے کے لئے پیدا کیا ہے اور آپ اس سے دشمنی کریں گے۔ وہ اس کا بندہ ابھی بنا یا نہیں بنا لیکن اس کی پیدائش کی غرض یہ ہے کہ وہ خدا کا بندہ بنے اور ہمارا فرض ہے کہ ہم تعاونوا علی البر و التقوٰی کے ماتحت اس کی پوری مدد کریں اور کچھ نہ ہو تو دعاؤں کے ساتھ مدد کریں ایسے بھی ہیں جو پیار سے بات سننے کے لئے بھی تیار نہیں۔ تب بھی ہمیں غصہ نہیں آتا۔ لیکن دعاؤں کے ساتھ ان کی مدد کو شروع کریں اور دعائیں کرتے رہیں۔ کرتے رہیں۔ کرتے رہیں۔ حسن سلوک کرتے رہیں۔ کرتے رہیں۔ کرتے رہیں۔ اور یاد رکھیں آپ اور دنیا بھی یاد رکھے کہ ہم نے اپنے خدا سے یہ عہد کیا ہے کہ ہم اس کے لئے اس کے بندوں کے دل جیتیں گے اور ہم پیار کے ساتھ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے ایک دن انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے ساتھ۔‘‘

(افتتاحی خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 26 دسمبر 1979ء)

پاکستان کی اقتصادی خوشحالی

آپ نے 1969ء میں (دین حق) کے اقتصادی نظام کے اصول اور فلسفہ پر کئی خطبات ارشاد فرمائے اور اقتصادی خوشحالی کے بارہ میں مقدور بھر رہنمائی فرمائی۔ آپ نے 26 ستمبر 1969ء کو اقتصادی نظام کی منصوبہ بندی کے حق و حکمت پر مبنی ہونے کے بارہ میں جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں پاکستان کے بارے میں فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ نے فرمایا جب تم میری ہدایت کے مطابق اس میدان میں جس میں تمہیں اختیار دیا گیا ہے تدبیر کرو گے اور منصوبے بناؤ گے...... تو تمہیں تین چیزوں کی ضرورت پڑے گی ایک تو Statistics یعنی اعداد و شمار...... پھر جب تم ان اعداد و شمار کو اپنے سامنے رکھو گے‘ تو غور و فکر کر کے تمہیں کچھ فیصلے کرنے پڑیں گے اور

تیسرے جب تم کچھ فیصلے کرو گے تو تمہارے بہت سے فیصلے جزاء کے طور پر ہوں گے یعنی ان کے نتیجہ میں کسی فرد یا کسی گروہ کو بدلہ مل رہا ہو گا تمہارے تینوں عمل خالصۃً میرے لئے ہونے چاہئیں......

پہلا مطالبہ جو ہمارے رب نے ہم سے کیا ہے یہ ہے کہ جب تم اعداد و شمار اکٹھے کرو تو وہ اعداد و شمار صحیح ہوں اور پھر جب ان اعداد و شمار کو سامنے رکھ کر تم کوئی منصوبہ بناؤ، تو اس بات کا خیال رکھو کہ وہ منصوبہ صرف پنجاب کو فائدہ پہنچانے کیلئے نہ ہو، وہ منصوبہ صرف مشرقی پاکستان کو فائدہ پہنچانے کے لئے نہ ہو۔ وہ منصوبہ صرف سندھ کو فائدہ پہنچانے کیلئے نہ ہو، وہ منصوبہ صرف صوبہ سرحد کو فائدہ پہنچانے کے لئے نہ ہو، بلکہ وہ ایسا منصوبہ ہو جس سے ہر پاکستانی شہری کو فائدہ پہنچتا ہو............

اعداد و شمار کے استعمال کے وقت دجل نہیں کرنا، ظلم نہیں کرنا، بے انصافی نہیں کرنی بلکہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ اصول پر منصوبے بنانے چاہئیں اور اعداد و شمار کا جو صحیح استعمال ہے وہی استعمال ہو غلط استعمال نہ ہو............

پھر فرمایا ”جب کوئی منصوبہ بنایا جاتا ہے تو اس کے دو پہلو ہوتے ہیں ایک پہلو ہوتا ہے پیدا کرنا اور دوسرا پہلو ہوتا ہے کہ اس منصوبہ نے جو پیدا کیا ہے اس کو تقسیم کرنا اب مثلاً باوجود اس کے کہ ہماری حکومت اور ہمارے ملک کا یہ منصوبہ بڑا کامیاب ہوا ہے کہ ضرورت کے مطابق اجناس ملک میں پیدا ہو جائیں اور اب ہمارے ملک میں مجموعی لحاظ سے غذا کی کمی نہیں ہے، یعنی مجموعی لحاظ سے جتنا کھانا سارے پاکستانیوں کو ملنا چاہئے تھا وہ پیدا ہو گیا، لیکن اس کی تقسیم جو انسان نے کرنی تھی وہ صحیح نہیں ہوتی اس کے اندر نقص رہ گیا ہے۔ اسی نقص کی وجہ سے گو گندم وافر مقدار میں ملک میں موجود ہے مگر پیٹ بھوکے ہیں پیٹ خالی ہیں کیونکہ ان پیٹوں تک گندم نہیں پہنچتی۔ اس کا انتظام نہیں کیا گیا قضی بینھم بالقسط میں ہمیں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ جب تم کوئی منصوبہ بناؤ، تو وہ منصوبہ خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق ایسا ہونا چاہئے کہ اس میں سب کے حقوق کا خیال رکھا گیا ہو اور اگر تم خدا کی ہدایت پر عمل کرو گے تو ایسا ہو گا کہ اس کی تقسیم بھی منصفانہ ہو گی اور پھر اس کے بعد کوئی پیٹ بھوکا نہیں رہے گا۔ کوئی تن ننگا نہیں رہے گا۔ کوئی خاندان بغیر سایہ کے نہیں رہے گا۔ کوئی بیمار یہ حسرت دل میں لے کر نہیں مرے گا کہ میرا علاج ہونا چاہئے تھا مگر مجھے نظر انداز کر دیا گیا ہے نہ تنگ نظر آئے گا اور نہ کوئی ہاتھ مانگنے کیلئے دوسرے کے سامنے پھیلے گا۔ ہر شخص کی عزت قائم ہو گی۔ ہر شخص کو اس کا حق مل رہا ہو گا لیکن حق وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے وہ حق نہیں جو لوگ اپنی طرف سے بنا لیں“۔

(اسلام کے اقتصادی نظام کے اصول اور فلسفہ ص 117 تا 124)

وقت کا استعمال

اس ضمن میں فرمایا ”وقت کا ضیاع ایک قومی نقصان ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر سارے پاکستانی اپنی استعداد کے مطابق اقتصادی میدان میں اپنا پورا زور لگا دیں تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارا معیار زندگی ایک سال کے اندر اندر دگنا تگنا نہ ہو جائے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 جولائی 1969ء بحوالہ اسلام کے اقتصادی نظام کے اصول اور فلسفہ ص 91)

چودہ اگست عزم کی تاریخ بن گیا

پھولوں کی بات سن نہ چمن کی پکار سن
میری زباں سے ارضِ وطن کی پکار سن
مغرب کی روشنی میں نہائے ہوئے بشر
سہمی ہوئی لطیف کرن کی پکار سن
سیلابِ رنگ و نور سے فرصت ملے اگر
مجھ سے چمن کے سرو سمن کی پکار سن
آزادئ دیارِ دل و جاں کے نام پر
آشفتگئ اہلِ سخن کی پکار سن
اے ہوشمند آج صریرِ قلم کے ساتھ
سن گوش ہوش سے مرے فن کی پکار سن
نغموں کے ساتھ ساتھ یہ ہنگامِ جشن خاص
آلودگانِ رنج و محن کی پکار سن

تاریکیوں کے بوجھ کو سر سے اتار دے
اے صاحب شعور وطن کو نکھار دے
آواز دے رہی ہے ضمیروں کی سادگی
اہلِ وطن کو رنگِ وفا سے سنوار دے
جس سر زمیں کو تو نے دیا زندگی کا خون
اس سر زمیں کو دولتِ فصلِ بہار دے
پھر ایک بار جُہدِ مسلسل کا عزم کر
صحرائے جستجو پہ ہر اک چیز وار دے
کر زندگی کو وقفِ دل و جاں کے ہمرکاب
توفیقِ کارِ خیر جو پروردگار دے
کتنے ہی ہمسفر ہیں ابھی تک بجھے بجھے
چہروں سے ان کے گردِ مسافت اتار دے
چودہ اگست عزم کی تاریخ بن گیا
ثاقب فلک پہ ذرۂ ارضِ وطن گیا

ثاقب زیروی

HAROON'S
shop No.5.Moscow plaza
Blue Area Islamabad
ph: 826948
Shop no.8 Block A,
super Market Islambad
PH: 275734-829886

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز سیالکوٹ پاکستان
AIJ
الطاف مارکیٹ ۔ بازار کاٹھیاں والا
فون دکان: 594674 فون رہائش: 553733
موبائل 0300-9610532 پروپرائٹر:۔ عمران مقصود

نہ بجھا سکیں انہیں آندھیاں جو چراغ ہم نے جلائے تھے

تاریخ پاکستان اور مشاہیر جماعت احمدیہ کی خدمات

سر ظفراللہ خان عالم عرب کا وکیل اور یہود کا مخالف - عالمی شہرت یافتہ وزیر خارجہ

سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر کی بے مثال فتح اور حق خودارادیت کا اٹل اصول

محترم پروفیسر راجا نصراللہ خان صاحب

سر ظفراللہ خان عالم عرب کا وکیل اور یہود کا مخالف

کچھ عرصہ پہلے 'نوائے وقت سنڈے میگزین' میں نوائے وقت کے بانی ایڈیٹر اور مایہ ناز صحافی حمید نظامی مرحوم کے 1954ء کے غیر ملکی سفر نامے کی ڈائری بعنوان "خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوہ دانش فرنگ" شائع ہوئی ہے- 11 مئی 1954ء کے دن کا ذکر کرتے ہوئے جناب حمید نظامی لکھتے ہیں:

"صبح آٹھ بجے ہوائی جہاز پیرس سے اڑا اور پونے گیارہ بجے میونخ پہنچا...... ایک یہودی اس ہوائی جہاز میں وی آنا جا رہا تھا- اس شخص نے بتایا کہ میں سولہ برس پہلے نازیوں کے ظلم و ستم سے تنگ آکر وی آنا سے بھاگا تھا...... مذکورہ بالا یہودی کوئی یہودی عالم تھا اور سیاسی آدمی- چوہدری ظفراللہ خان کی سخت مذمت کرتا تھا- مگر ان کی قابلیت کا بے حد مداح تھا- وی آنا پریس اسمبلی میں ایک اسرائیلی اخبار کا ایڈیٹر بھی آیا ہوا ہے- یہ شخص بھی چوہدری ظفراللہ خان کو برا بھلا کہتا تھا مگر یہ بھی کہتا تھا کہ یو این کے ممبر عرب ملکوں میں قابلیت کے لحاظ سے کوئی شخص چوہدری ظفراللہ خان کا پاسنگ نہیں"-

(نوائے وقت سنڈے میگزین 25 فروری 2001ء ص4)

قابل اور کامیاب وزیر خارجہ

ایک پاکستانی سیاستدان اور قانون دان کے لحاظ سے چوہدری صاحب کی قابلیت اور کامیابی کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت چاہئے کہ دسمبر 1947ء میں خود قائداعظم نے چوہدری صاحب کو مملکت خداداد پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر فرمایا اور کابینہ میں انہیں سینئر وزیر کا مرتبہ دیا- چوہدری صاحب کوئی سات سال تک پاکستان کے عالمی شہرت یافتہ وزیر خارجہ رہے تاوقتیکہ بعض وجوہات کی بنا پر انہوں نے خود ہی اس منصب سے استعفیٰ دے دیا-

چوہدری صاحب کی بطور وزیر خارجہ پاکستان لیاقت و صلاحیت کے متعلق دو حوالے درج کئے جاتے ہیں:

(i) سابق سفیر مصر اور سابق صوبائی وزیر سید احمد سعید کرمانی ماہنامہ "قومی ڈائجسٹ" کے ساتھ اپنے انٹرویو میں بیان کرتے ہیں:

"بانی پاکستان کے ساتھ مخلص اور معتمد سیاسی رہنماؤں، دانشوروں، وکلاء، صحافیوں اور دوسرے شعبہ ہائے زندگی سے متعلق افراد کی شاندار ٹیم جمع ہو گئی تھی- قائد کو ان لوگوں کی صلاحیتوں کا اندازہ ہوتا تھا وہ جانتے تھے کہ کس آدمی سے کیا کام لینا ہے- پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفراللہ خان بھی قائد کا ایک اچھا انتخاب تھے"-

(ii) نواز شریف دور کے وزیر مملکت امور خارجہ محمد صدیق کانجو "نوائے وقت جمعہ میگزین" کے ساتھ اپنے انٹرویو میں بیان کرتے ہیں:

"ہمارے ملک میں بہت اچھے وزیر خارجہ ہو گزرے ہیں جن میں ظفراللہ خان، بوگرہ صاحب اور بھٹو صاحب شامل ہیں"-

(نوائے وقت جمعہ میگزین 16 ستمبر 1994، ص3)

(iii) اقوام متحدہ میں پاکستان کے ایک سابق مستقل مندوب اور وزیر خارجہ پاکستان جناب آغا شاہی کا "جنگ سنڈے میگزین" میں شائع شدہ انٹرویو سے ایک سوال اور اس کا جواب:

"جنگ: سر ظفراللہ کا کردار کافی متنازعہ تھا؟

آغا شاہی: نہیں- انہوں نے نوآبادیاتی نظام کے خلاف آواز اٹھائی- لیبیا اور انڈونیشیا کی آزادی کی بات کی- افریقی ممالک کے لئے آواز اٹھائی- وہ امریکہ کے ساتھ پاکستان کے فوجی معاہدوں کے سخت خلاف تھے- انہوں نے اچھی روایات کی بنیاد رکھی"-

(جنگ سنڈے میگزین یکم جولائی 2001ء ص9 کالم نمبر5)

مسئلہ کشمیر - مستقل اور بے مثال فتح

جیسا کہ قارئین کرام جانتے ہیں 1947ء میں بھارت نے کشمیر پر چڑھائی کر دی اور جب کشمیری حریت پسندوں اور قبائلی مجاہدین نے بھارتی فوج کے خلاف جوابی کارروائی کی تو بھارت مدعی بن کر اقوام متحدہ میں پہنچ گیا- وہاں پر جنوری 1948ء میں بھارت کے نمائندے سر گوپالا سوامی آئینگر سابق وزیراعظم کشمیر کا سامنا پاکستان کے مایہ ناز وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفراللہ خان سے ہوا- اس معرکہ کا جو نتیجہ نکلا اس کے لئے ایک حوالہ معروف کشمیری مضمون نگار کلیم اختر (مرحوم) کے مضمون "خان لیاقت علی خان ان کا سیاسی عہد اور مسئلہ کشمیر" مطبوعہ 'نوائے وقت' سے پیش کیا جاتا ہے-

"یہ حقیقت ہے کہ سلامتی کونسل میں بھارت کو شکست ہوئی بھارت کی شکایت یہ تھی کہ پاکستان قبائلیوں اور مجاہدین کی امداد کر رہا ہے- اسلئے اسے جارح قرار دیا جائے- مگر سلامتی کونسل میں وزیرخارجہ پاکستان نے مسئلہ کشمیر کی تاریخ اور تحریک کو بیان کر کے بھارت کے موقف کی دھجیاں اڑا دیں اور سلامتی کونسل نے یہ فیصلہ دیا کہ جموں و کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ کشمیری عوام استصواب رائے عامہ سے کریں گے"-

(نوائے وقت 18 اکتوبر 1988ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت چوہدری صاحب مسئلہ کشمیر کے چیمپئن تھے- ان کے وزارت خارجہ کے سات سالہ دور میں یہ مسئلہ بھارت کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے کئی بار اقوام متحدہ میں پیش ہوا اور ہر بار پاکستان کے موقف کو فتح حاصل ہو گئی- اور کشمیریوں کے استصواب رائے کے حق میں قرار دادیں پاس ہوئیں- اس کی کچھ تفصیل پروفیسر مقصود جعفری صاحب نے اپنے مضمون میں بیان کی ہے جس کا ترجمہ زیر عنوان "اقوام متحدہ کی قرار داد اور مسئلہ کشمیر" از قلم رفیق عالم "نوائے وقت" میں شائع ہوا ہے- آئیے اس کا ایک حصہ دیکھتے ہیں:

"یکم جنوری 1948ء کو ہندوستان نے اقوام متحدہ سے شکایت کی کہ پاکستان نے کشمیر کے اندر مسلح مداخلت کی ہے- 5 جنوری 1949ء کو اقوام متحدہ نے ایک قرار داد منظور کی جس میں اقوام متحدہ کے انتظام کے تحت کشمیریوں کو حق خودارادیت دیا گیا تھا...... 13 اگست 1948ء اور 5 جنوری 1949ء کی قراردادوں کو ہندوستان اور پاکستان دونوں نے تسلیم کیا اور 5 جنوری 1949ء کے معاہدے پر دستخط کئے...... اس کے بعد سلامتی کونسل نے 30 مارچ 1951ء اور 10 نومبر 1951ء کو قرار دادیں منظور کیں جن میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ کشمیر کا تنازعہ صرف استصواب رائے کے ذریعے طے کیا جائے گا- ریاست کے مستقبل کا فیصلہ کرتے وقت جموں و کشمیر کی دستور ساز اسمبلی کو اقوام متحدہ تسلیم نہیں کرے گی اور نہ ہی ریاست کے مستقبل سے متعلق اس کے فیصلے کو قانونی سمجھا جائے گا"

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت 24 جنوری 2001ء)

حق خودارادیت کا عالمی اور اٹل اصول

اقوام متحدہ میں تنازعہ کشمیر کے سلسلہ میں وزیر خارجہ پاکستان چوہدری سر محمد ظفراللہ خان کی مدلل اور اصولی بحث کے نتیجہ میں کشمیریوں کو جو حق خودارادیت دیا گیا ہے اس کی بنیادی اور اٹل خصوصیت یہ ہے کہ یہ بین الاقوامی اور اخلاقی اصولوں کے لحاظ سے قطعی طور پر غیر متنازعہ اور

ناقابل تردید حق ہے اور اس میں ہرگز کوئی جھول یا وقتی کامیابی اور اثروالی بات نہیں ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ اپنا وزن یا افادیت کھو دے کیونکہ حق خودارادیت کا اصول دنیا میں ایک اٹل اور تسلیم شدہ اصول ہے۔

اس لحاظ سے چوہدری صاحب کی کشمیریوں کے حق میں اور بھارت کے خلاف یہ ایک مستقل اور لاجواب فتح ہے جس کی شوکت اور مؤثر رہنے کی حیثیت کبھی کم نہیں ہو سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے جب سے اقوام متحدہ کی یہ قراردادیں پاس ہوئی ہیں اس وقت سے لے کر آج تک پاکستان اور آزاد کشمیر کی ہر حکومت اور اپوزیشن لیڈرز اور تمام معروف سیاستدان حتی کہ سیاسی دینی جماعتوں کے سربراہان نیز اسلامی ممالک تک سب کے سب اس بات پر متفق اور اس موقف پر قائم ہیں کہ مسئلہ کشمیر کا واحد حل اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیریوں کو حق خودارادیت دینا ہے۔ ان سب لیڈروں کے حوالوں کی لسٹ زیر نظر مضمون میں سما نہیں سکتی۔ اس لئے فقط چند اکابر کے بیانات کا حوالہ دیا جاتا ہے جس سے حضرت چوہدری صاحب کی شاندار اور تابندہ کامیابی کی پوری پوری تصدیق ہو جائے گی اور مسئلہ کشمیر پر چوہدری صاحب کی وکالت کی تمکنت اور فوقیت ثابت ہو جائے گی۔ گویا یہ باون تولے پاؤ رتی والی بات ہوئی۔

جنرل مشرف کا خطاب

"جنرل مشرف نے کہا کہ کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق مسئلہ کشمیر کے منصفانہ حل کے بغیر جنوبی ایشیا پر کشیدگی کے بادل منڈلاتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کو گزشتہ پچاس برس سے زیادہ عرصہ سے جنوبی ایشیا میں اس لئے ایسی صورت حال کا سامنا ہے کہ کشمیر کے عوام کو سلامتی کونسل کی قراردادوں کی خلاف ورزی کرتے ہوئے حق خودارادیت سے محروم رکھا گیا ہے"

(نوائے وقت مورخہ 11 جون 2000ء ص 15)

صدر جنرل مشرف کی اہم سیاستدانوں سے ملاقات

مسئلہ کشمیر کے حل کی کوششوں کے سلسلہ میں مجوزہ دورہ بھارت سے قبل صدر جنرل مشرف نے متعدد سیاستدانوں سے صلاح مشورے کئے۔ اس ضمن میں اخباری خبر ملاحظہ فرمائیں۔

"اجلاس میں شریک مختلف سیاسی جماعتوں کے سربراہوں نے کشمیر میں بھارتی فوجی مداخلت اور مظالم کا سلسلہ روکنے، انسانی حقوق کی پامالی بند کرنے اور کشمیری عوام کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حق خودارادیت دینے کا مطالبہ کیا...... صدر جنرل پرویز مشرف نے 5 گھنٹے کی ملاقات میں سیاستدانوں کو بتایا کہ ہم مسئلہ کشمیر پر اپنے اصولی موقف سے کسی صورت انحراف نہیں کریں گے"

(نوائے وقت 28 جون 2001ء ص 11)

وزیر خارجہ عبدالستار کے دو بیانات

(i) "اگر پاک بھارت کے درمیان تناؤ کم کرنا ہے تو مسئلہ کشمیر کا ایسا حل تلاش کیا جائے جو کشمیری عوام کی خواہشات کے مطابق ہو انہوں نے کہا اس مسئلے کے حل میں پاکستان سلامتی کونسل کی قراردادوں سے نہیں ہٹ رہا۔ ایسا الزام لگانے والے حریت کانفرنس کی قراردادوں کو پڑھیں جن میں سلامتی کونسل کی قراردادوں کا ذکر ہے...... عبدالستار نے کہا کہ پاکستان نے ہمیشہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں مسئلہ کشمیر کے حل کی بات کی ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اقوام متحدہ کی قراردادیں غیر مؤثر ہو گئی ہیں۔ وہ غلط کہتے ہیں۔ اقوام متحدہ کی قراردادیں کبھی غیر مؤثر نہیں ہو سکتیں۔ اس وقت کے بھارتی وزیراعظم جواہر لال نہرو نے خود تسلیم کیا تھا کہ کشمیریوں کو ان کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا موقع دیا جائے گا"۔

(روزنامہ "ڈان" لاہور مورخہ 22-5-2001 ص 4)

(ii) اسلامی کانفرنس تنظیم کے ممبر ممالک کے وزرائے خارجہ کانفرنس کے غیر معمولی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے (عبدالستار۔ناقل) کہا کہ حق خودارادیت کشمیری عوام کا پیدائشی حق ہے۔ اس کا وعدہ بھارت اور پاکستان نے ان سے کیا تھا اور اس کی توثیق اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے اپنی قراردادوں میں کی تھی...... وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا کہ جنوبی ایشیا میں حالات سازگار بنانے کیلئے کشمیری عوام کی خواہشات اور امنگوں کے مطابق مسئلہ کشمیر کا حل ضروری ہے"۔

(روزنامہ نوائے وقت 28 جون 2001ء ص 11)

مسئلہ کشمیر پر ایک یادداشت از ڈاکٹر طاہر القادری

مندرجہ بالا عنوان کے تحت ڈاکٹر طاہر القادری (سربراہ عوامی تحریک) کا ایک مضمون روزنامہ دن لاہور مورخہ 13 جولائی 1999ء میں شائع ہوا ہے۔ اس میں علامہ طاہر القادری تحریر کرتے ہیں:

"پاکستان عوامی تحریک کی قیادت ہر سطح پر ہندوستانی مظالم کی پرزور مذمت کرتی ہے اور اقوام

Sale. Service. Maintenance
Communication Consultant

انٹر کام۔ ٹیلی فون ایکسچینج۔ کارڈ لیس فون۔ ملٹی لائن فون۔ ملٹی لائن سٹینو فون

Leaders Telecom
10-Municipal complex, k,5, Mrree Road
Near Maharaja Hotel, Rawalpindi
Tel 051-5952225-552388, Fax.5771504
E.mail: Leaders@ isb Paknet.com.Pk.

ڈیلرز: سام سنگ، لومیئر، سونی ٹی وی و فرج، کینڈی ڈیپ فریزر۔ ہائی سپر واشنگ مشین، ایڈمرل کوکنگ رینج، گیزر، ٹی وی ٹرالی، الیکٹرونکس کی تمام معیاری مصنوعات سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں

انعام الیکٹرونکس
بالمقابل رحیم ہسپتال گوجرخان
پروپرائٹر: خواجہ احسان اللہ
فون آفس (0571)
510086-510140
رہائش 512003

NATIONAL ENGINEERS TRAINING SERVICES

NETS is a sister company of National Engineers which holds expertise in Local Area Networking and Wide Area Networking for more than seventeen years. Our in-depth experience in the field of Information Technology ensures that the specially designed courses provide the highest quality training to the participants. NETS plans to achieve this goal through experienced and well-qualified instructors with a state-of-the-art lab.

Training Facilities
✓ Professional Instructors
✓ Student counseling for course and career selection
✓ Specially designed job-oriented courses
✓ Worldwide recognized certifications
✓ Job placement assistance
✓ Small class size for maximum attention
✓ Intensive hands-on-training
✓ 1 computer to 1 student ratio
✓ Air-conditioned Lab
✓ Branded computers
✓ Audio visual aids and digital data display units
✓ Modern and congenial atmosphere

Training Courses
✓ Computer for Beginners
✓ MCSE
✓ CCNA
✓ Internet Systems Engineer
✓ SAP R/3
✓ UNIX
✓ E-Commerce
✓ Web Development

NETS
A GATEWAY TO NEXT MILLENNIUM
4-K Commercial Market, K Block, Model Town, Lahore.
Phone: 042-5837968, 5880677 Fax: 042-5835572
http://www.nets.edu.pk

عمر اسٹیٹ ایجنسی لاہور
جائیداد کی خرید و فروخت کا مرکز
9 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی
فون آفس 448406-5418406

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ
فون دکان 53181
فون رہائش 53991
7 سنگھار سنٹر
میکلیگن روڈ۔ دی مال لاہور
فون دکان 7320977
فون رہائش 5161681

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز
سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس 5123862
ای میل knp_pk@yahoo.com

ماؤنٹین بائیسکل پاکستانی و امپورٹیڈ نئی بائیسکل و سپیئر پارٹس
لندن سائیکل سٹور
مول چند سٹریٹ نیلا گنبد۔ لاہور
فون آفس 042-7312950

متحدہ اور دوسری عالمی طاقتوں پر زور دیتی ہے کہ وہ اس مسئلہ کی سنگینی کے پیش نظر اسے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کرانے کے لئے فوری اقدامات کریں...... کشمیریوں کے حق خود ارادیت کو ہندوستان کے متعصّب وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور پہلے وزیراعظم جواہر لال نہرو نے بھی تسلیم کیا تھا۔ اب برطانوی عوام اور حکومت کو کشمیریوں کے حق خود ارادیت کے حصول میں مدد دینی چاہئے"۔

(مضمون مطبوعہ روزنامہ "ڈان" 13 جولائی 1999ء)

مندرجہ ذیل خبر شائع ہوئی:

"جنوبی ایشیا میں امن و سلامتی کو درپیش سنگین ترین خطرے پر اسلامی ممالک نے ایک بار پھر عالمی برادری پر زور دیا ہے کہ تنازعہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق جلد از جلد حل کر دیا جائے۔ علاوہ ازیں عالمی برادری کشمیریوں کو حق خود ارادیت اور دیگر بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی بھی یقینی بنائے۔ گزشتہ روز اسلامی ممالک کی تنظیم او۔آئی۔سی کے وزرائے خارجہ کے رابطہ اجلاس میں جاری ہونے والے اعلان میں مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق پرامن طور پر حل کرنے کی ضرورت پر زور دیا گیا"۔

(نوائے وقت 13 اکتوبر 1999ء ص 3)

قراردادوں پر عمل کریں

نوائے وقت مورخہ 27-5-2001 ص 1 کی یہ خبر پڑھیے۔ "بحالی جمہوریت کے اتحاد اے۔آر۔ڈی جماعت اسلامی، ملت پارٹی اور دیگر دینی و سیاسی جماعتوں نے...... کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق کشمیر پر صرف دو ہی آپشن ہیں اور تیسرا آپشن برصغیر کی تقسیم، اقوام متحدہ کی قراردادوں اور نظریہ پاکستان کے منافی ہے...... جماعت اسلامی پاکستان کے مرکزی سیکرٹری جنرل سید منور حسین...... نے کہا کہ کشمیر پر کسی تیسرے چوتھے آپشن کی نہیں اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق عملدرآمد کی ضرورت ہے...... ملت پارٹی کے صدر سردار فاروق لغاری نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کا پائیدار اور منصفانہ حل صرف اور صرف اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عملدرآمد کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ لہذا اس کے علاوہ کسی آپشن کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"۔

(نوائے وقت 27 مئی 2001ء ص 1,15)

متحدہ مجلس عمل اور اجلاس کا فیصلہ

اجلاس میں جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد، جمعیت علمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمن، تحریک جعفریہ کے ساجد علی نقوی، جمعیت اہل حدیث کے علامہ ساجد میر، جمعیت علمائے پاکستان کے مولانا شاہ احمد نورانی اور جے۔یو۔آئی کے مولانا سمیع الحق نے شرکت کی۔ اجلاس کے بعد صحافیوں کو بریفنگ دیتے ہوئے مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا...... مسئلہ کشمیر ہی بھارت کے ساتھ تمام تنازعات کی اصل وجہ ہے۔ اس کا حل کشمیری عوام کی خواہشات اور اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق نکالنا چاہئے۔ اس سے ہٹ کر کوئی فارمولا قابل قبول نہیں ہوگا"۔

(روزنامہ نوائے وقت مورخہ 28 جون 2001ء ص 1,11)

اسلامی ممالک تنظیم کی متفقہ قرارداد

مورخہ 3 اکتوبر 1999ء کو قومی اخبارات میں

بقیہ صفحہ 2

نے فرمایا کہ پاکستان کی زراعتی حالت تسلی بخش ہے اور اگر شاہ پور، جھنگ، مظفر گڑھ، سرحد کے کچھ اضلاع اور پورے سندھ میں زراعتی پیداوار کی طرف دھیان دیا جائے تو ہماری زراعتی پیداوار قابل رشک ہو جائے گی۔

(روزنامہ نظام لاہور 4 دسمبر 1947ء)

اخبار سفینہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے کشمیر کے بارے میں اہم نکات درج کرنے کے بعد اخبار سفینہ اپنی رپورٹ میں لکھتا ہے:

آپ نے پرزور تائید کی کہ ملک کی زراعت کو زیادہ سے زیادہ ترقی دی جائے۔ اس کے لئے پاکستان میں بہت زیادہ امکانات ہیں۔ شاہ پور، جھنگ، مظفر گڑھ کے اضلاع اور شمال مغربی صوبہ سرحد کے چند اضلاع اور سندھ کا تمام صوبہ موجودہ ترقی یافتہ طریقوں پر بہت جلد پاکستان کی زراعتی دولت میں اضافے کا سبب بن سکتے ہیں۔ پاکستان معدنیات کے طور پر بھی مالا مال تھا۔ یہاں کوئلہ، سیسہ، پٹرول وغیرہ عام تھا۔ لیکن یہ تمام ذرائع ادھورے پڑے ہیں ان کی ملکی جانچ پڑتال وقت کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ مثلاً بلوچستان میں پٹرول عام تھا لیکن اس کی جانچ پڑتال نہیں کی گئی تھی۔

(روزنامہ سفینہ لاہور 4 دسمبر 1947ء)

روزنامہ طاقت لاہور

جماعت احمدیہ کے امام مرزا بشیر الدین محمود احمد نے لاء کالج ہال میں ایک مجمع کو خطاب کرتے ہوئے اس تجویز کی سخت مخالفت کی ہے کہ حکومت پاکستان امریکہ سے ساٹھ کروڑ ڈالر کا قرضہ حاصل کرے۔ ملک فیروز خان نون نے اس جلسہ کی صدارت کی۔

مرزا بشیر الدین نے کہا کہ اس قرضہ کا مطلب پاکستان پر ساڑھے پانچ کروڑ سالانہ سود کا بوجھ اور ایک غیر حکومت کا معاشی غلبہ ہوگا۔ اس کے مقابلہ میں انہوں نے دوسری سکیم پیش کی کہ حکومت پاکستان غیر ممالک کی فرموں کو اپنا روپیہ پاکستان میں لگانے کی دعوت دے۔ ان فرموں کو سرمایہ کا کل چالیس فی صدی روپیہ لگانے کی اجازت دینی چاہئے۔ اور باقی روپیہ حکومت اور باشندگان پاکستان لگائیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس کا بھی انتظام کرنا چاہئے کہ باشندگان ان فرموں کے ٹیکنیکل آدمیوں سے باقاعدہ کام سیکھ سکیں۔

(روزنامہ طاقت 9 دسمبر 1947ء)

ویر بھارت امرتسر

اس لیکچر کی بازگشت ہندوستان میں بھی سنائی دی۔ چنانچہ امرتسر کے اخبار "ویر بھارت" نے "امریکہ اور پاکستان" کے عنوان سے اس پر حسب ذیل شذرہ لکھا:

"احمدیوں کے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے 6 ارب ڈالر کے اس قرضہ کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ جو پاکستان امریکہ سے لینا چاہتا ہے۔ مرزا صاحب کا خیال ہے کہ اس طرح پاکستان اقتصادی اور سیاسی طور پر امریکہ کا غلام بن جائے گا"۔

(ویر بھارت امرتسر 13 دسمبر 1947ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 11 صفحہ 415)

صابر اینڈ کو
ڈیلر پی ایس او۔ کالٹیکس آئل۔ شیل آئل
کینٹ ملز روڈ چوک لال ملز بالمقابل پی ایس او ڈپو
فیصل آباد۔ فون نمبر 617705-648705

ہمارے ہاں ہر قسم کی سائیکلیں دستیاب ہیں
محبوب عالم اینڈ سنز
راجپوت سائیکل ورکس
پروپرائیٹرز: نصیر احمد راجپوت، منیر احمد اظہر راجپوت
24- نیلا گنبد لاہور فون 7237516

نئی ہزاری کے آغاز میں جدید تقاضوں سے ہم آہنگ منفرد اور معیاری تعلیمی ادارہ
نیو ملینیم اسکالرز
چونڈہ سیالکوٹ

سمارٹ الیکٹریکل انٹرپرائزز
P.A.C.C.T.V سسٹم سیکیورٹی سسٹم سٹلائٹ سسٹم
فلیٹ نمبر 5- بلاک 12/D جناح سپر مارکیٹ
اسلام آباد فون 051-2650347

کوالٹی بائنس سٹور
ایوب چوک جھنگ صدر
فون دوکان 047-620988-P.P

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090
بلال انٹرپرائزز

سائیکل ہاؤس
ہمارے ہاں ہر قسم کے بچہ سائیکل، واکر، پرام، جھولے، ماؤنٹین بائیسکل اور بے بی آئیٹم دستیاب ہیں
27 نیلا گنبد لاہور فون 042-7355742

ڈیلرز: فاسفورک ایسڈ۔ سلفیورک ایسڈ۔ ہائیڈرو کلورک ایسڈ بازار سے بارعایت خریدیں۔ مینوفیکچرز: نائٹرک ایسڈ
وڑائچ کیمیکلز
کچا شیخوپورہ روڈ۔ گوجرانوالہ
فون آفس 0431-220021
پروپرائیٹرز: چوہدری اعجاز احمد وڑائچ۔ چوہدری ندیم احمد وڑائچ

ہر قسم کے ماربل سلیب۔ کچن کاؤنٹر ٹائل۔ کیمیکل پالش کیلئے
سٹار ماربل انڈسٹریز
MARBLES
پلاٹ 40-42 سٹریٹ 10 سیکٹر آئی نائن انڈسٹریل ایریا۔ اسلام آباد
فون آفس (051) 431121-432047
پروپرائٹر: شیخ جمیل احمد اینڈ سنز

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے

ST

سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس

نمبر 1 بلاک 6-بی سپر مارکیٹ اسلام آباد 44000 پاکستان فون 2877085 فیکس 826934

MUJTABA INTERNATIONAL

Exporter of Textiles, Leather, and Sports products

284-w, Defence Society, Lahore Pakistan

Tel: (92-42) 6668281, 5724654, 5823482

Fax: (92-42) 5730970 Email: mujtaba-99@yahoo.com

GALAXY TRAVEL SERVICES

(PRIVATE) LTD.

Govt. Licence No. 207

CATERS FOR ALL YOUR TRAVEL NEEDS. HIGHLY TRAINED STAFF EQUIPPED WITH MOST MODERN COMPUTER RESERVATION SYSTEM READY TO SERVE YOU. DO CALL US

IATA

3, TRANSPORT HOUSE, EGERTON ROAD - LAHORE

TEL: (042) 6366588 - 6367099 - 6310449 FAX: (042) 6361599

Safina

Industries (Pvt) Ltd.

Manufacturers, Importers, Exporters of Textile Fabrics & Made Ups

Deal in 100% cotton & ploy / cotton fabrics & its made ups in Grey, bleached, dyed, printed mode.

Our product range is given under:-

Products / woven

All types of woven fabrics, i.e.; Grey, bleached, dyed, printed in all ranges, its made ups. i.e.; bed sets flat sheet, fitted sheets, quitcover, duvet cover, pillow covers, cotton shopping bags cover mattress cover, cushion covers etc.

Maqbool Road, Faisalabad. P.O.Box No. 180

E-mail: safina@khawaja.net.pk.

safir136@fsd.paknet.com.pk

Ph: 0092-41-541550, 545631, 710833

FAX: 0092-41-723461, 542399

AHMAD MONEY CHANGER

A.M.C.

Deals in: All Foreign Currencies, Bank Drafts, TT, FEBC, Encashment Certificate

State Bank Licence # Fel (C)/15812-P-98

B-1, Raheem Complex, Main Gulberg II, Lahore.

Tel # 5713728, 5713421, 5750480, 5752796 Fax # 5750480

فون: 646082
639813

جدید زیورات کا مرکز

مراد جیولرز

ریل بازار فیصل آباد

نزد مراد کلاتھ ہاؤس
ریل بازار فیصل آباد

طالب دعا: عبدالشکور اطہر

مینوفیکچرز:- وائٹ بورڈ، کرافٹ لائنز فائل کارڈ اینڈ فینسی کارڈ

زمیندارہ

پیپر اینڈ بورڈ ملز لمیٹڈ

واقع 10 کلومیٹر شیخوپورہ فیصل آباد روڈ - آفس 70 فاروق سنٹر میکلوڈ روڈ لاہور

تمام امپورٹڈ ورائٹی بغیر ٹانکے کے KDM سے تیار شدہ مدراسی، سنگاپوری، اٹالین بحرینی جیولری کی خریداری کے لئے تشریف لائیں۔

نیو احمد جیولرز

گلا چوک شہیداں
سیالکوٹ

NAJ

پروپرائٹر: محمد احمد توقیر

فون دوکان 0432-587659

فون رہائش 586297-589024 موبائل فون (0303)7348235

تحریک پاکستان کا ایک اہم باب- قیام پاکستان کا دروازہ

خضر حیات ٹوانہ کے استعفیٰ کے لئے جماعت احمدیہ کی کامیاب کوشش

قائداعظم کے نام حضرت مصلح موعود کے مطبوعہ خط کی عکسی دستاویز

تحریک پاکستان کا فیصلہ کن موڑ 1946ء کے عام انتخابات تھے۔ جن میں مسلم لیگ نے مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت کے طور پر اپنی حیثیت منوالی اور قیام پاکستان کی جدوجہد آخری مرحلے میں داخل ہوگئی۔ لیکن اس راہ میں ایک بڑا بھاری پتھر پنجاب میں یونینسٹ پارٹی کی حکومت تھی۔ جس میں مسلمان ہندو اور سکھ سب شامل تھے۔ چونکہ اس صوبے میں مسلم لیگ کی حکومت قائم نہ تھی لہذا قیام پاکستان کے آخری مرحلے میں رکاوٹیں پڑتی محسوس ہو رہی تھیں۔ مسلم لیگ نے اس حکومت کو ہٹانے کے لئے بڑی کوششیں کیں مگر کامیابی نہ ہو سکی۔ آخر کار حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کو یہ اعزاز ملا کہ قیام پاکستان کی شاہراہ پر پڑے ہوئے بھاری پتھر کو انہوں نے لڑھکا دیا۔ انہوں نے یونینسٹ پارٹی کے وزیر اعلیٰ سر خضر حیات خان سے ملاقات کر کے ان کو استعفیٰ دینے پر آمادہ کیا۔ جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس ساری جدوجہد کے پیچھے ایک محرک کردار ادا کر رہے تھے۔ اس کا اظہار حکومت پاکستان کی طرف سے شائع شدہ سرکاری دستاویز سے ہوتا ہے۔ یہ دستاویز حکومت کے ادارے نیشنل آرکائیوز آف پاکستان قائد اعظم پیپرز پراجیکٹ کے تحت شائع شدہ کتاب ’قائداعظم محمد علی جناح پیپرز‘ فرسٹ سیریز‘ جلد اول حصہ اول ہے۔ اس کے صفحہ نمبر 164 اور 165 پر قائداعظم محمد علی جناح کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ایک خط شائع شدہ موجود ہے یہ خط نمبر 72 ہے اور مارچ 1947ء کے خطوط میں شامل ہے اس خط کا ترجمہ ذیل میں درج ہے۔ خط کا عکس بھی شائع کیا جارہا ہے۔

مرزا بشیرالدین محمود احمد کی طرف سے ایم اے جناح کے نام

F-200/1

آن بورڈ دی کراچی میل

2 مارچ 1947ء

ڈیئر ایم اے جناح

(سلام)

جیسا کہ میں نے آپ سے کہا تھا جب ہم دہلی میں ملے تھے۔ کہ میرا یہ قطعی امپریشن ہے کہ مناسب وقت پر سر خضر حیات خان کو مسلم لیگ میں شمولیت پر راضی کیا جاسکتا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے میری اس سکیم کو بعض واقعات نے کچھ عرصے کے لئے خراب کر دیا۔ تاہم اب ایم ایم جی کے نئے ڈیکلریشن کے بعد سر ایم ظفراللہ خان نے سر خضر حیات سے ملاقات کی اور ان پر زور دیا کہ اس نازک وقت میں وہ اپنی قوم کے مفادات سے پیچھے نہ رہیں۔ ملک صاحب نے اس پر سر محمد ظفراللہ خان صاحب سے کہا کہ وہ لاہور آئیں چونکہ میں بھی ‘اپنے دورہ سندھ پر جاتے ہوئے‘ ایک رات کے لئے وہاں رک رہا تھا۔ لہذا سر محمد ظفراللہ کل وہاں آئے اور میرے ساتھ اس معاملے پر بات چیت کی۔ اس کے بعد گزشتہ رات انہوں نے ملک صاحب اور قزلباش صاحب (نواب سر مظفر علی قزلباش) سے ایک طویل ملاقات کی۔ انہوں نے استعفیٰ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ سر محمد ظفراللہ خان نے مجھے ملک صاحب کا اعلان دکھایا ہے۔ یہ اعلان ان کی گورنر سے ملاقات کے بعد آج رات یا کل شائع ہو جائے گا میں دعا کرتا ہوں کہ اب اور کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے۔

اب آپ کے پاس اپنے مخالفوں سے مسلم حقوق کے حصول کے لئے ایک زبردست ہتھیار [illegible] گیا ہے۔ اب صرف صوبہ سرحد کا معاملہ باقی رہ گیا ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ اس کی صورت حال کا جائزہ لے سکوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کو اس ضمن میں کسی اور طرف سے بھی مدد مل سکے گی لیکن اس سے زیادہ بات خط میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ شاید اپریل میں دہلی میں ملاقات ہو۔

آپ کا مخلص

مرزا۔ بی۔ محمود احمد

امام جماعت احمدیہ

پس تحریر۔ سندھ میں قیام کے دوران میرا ایڈریس یہ ہوگا کنجیجی

ناصر آباد کنجیجی (آر) ضلع تھرپارکر سندھ

QUAID-I-AZAM MOHAMMAD ALI JINNAH PAPERS

PRELUDE TO PAKISTAN

20 February - 2 June 1947

FIRST SERIES

Volume I

Part 1

Editor-in-Chief

Z. H. ZAIDI, M.A., LL.B. (Alig), Ph.D. (London)

Senior Research Fellow

School of Oriental and African Studies

University of London

QUAID-I-AZAM PAPERS PROJECT
NATIONAL ARCHIVES OF PAKISTAN

JINNAH PAPERS

72

Mirza Bashiruddin Mahmud Ahmad to M. A. Jinnah

F. 200/1

ON BOARD THE KARACHI MAIL,
2 March 1947

Dear Mr. M. A. Jinnah,

Assalaamo 'Alaikum wa Rahmatullahi wa Barakatuhu.

As I told you when we met at Delhi, it has been my impression all along that at the proper time Sir Khizar Hayat Khan could be persuaded to join the League. But unfortunately certain events spoiled this scheme of mine for some time. Now, however, on H.M.G.'s new declaration,[1] Sir M. Zafrullah Khan approached Sir Khizar suggesting that at this critical juncture he should not fail his community. Malik Sahib then asked Sir Muhammad Zafrullah Khan to come to Lahore. As I also, on my way to Sind, had to stay there for one night, Sir Muhammad came there yesterday and discussed the matter with me. Following this, last night, he had a long discourse with Malik Sahib and Qizilbash.[2] They have agreed to resign. Sir Muhammad Zafrullah Khan has shown me Malik Sahib's declaration[3] which will be published tonight or tomorrow after he has seen His Excellency the Governor. I pray that no hitch occurs.

Now you have a great lever to get Muslim rights from your opponents. Now only the N.W.F.P. remains. I will try to study its situation. I hope you will get help from some other sources as well, but no more can be disclosed in a letter. Maybe we meet at Delhi in April.

Yours sincerely,
MIRZA B. MAHMUD AHMAD
Head of the Ahmadiyya Movement

PS. My address during the time I am in Sind will be Nasirabad, Kunjhee (J), Tharparkar District, Sind.

[1] No. 1.
[2] Nawab Sir Muzaffar Ali Qizilbash.
[3] Khizar Hayat Khan Tiwana's statement announcing his resignation was published on 3 March 1947 which brought the ML's 34-day Civil Disobedience struggle in the Punjab to a dramatic culmination. See *Pakistan Times*, 3 March 1947.

ڈاکٹر عبدالسلام کے سائنسی کارنامے

ممتاز ماہر طبیعات ڈاکٹر اے اچ نیر قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے انٹرویو میں سے ایک سوال اور اس کا جواب۔

سوال: پاکستان نے جو غوری اور شاہین میزائل بنائے ہیں اس سے ہماری سائنسی مہارت کا اعتراف نہیں کیا جاسکتا؟

جواب: ...... محض چند میزائل بنا لینے سے ہمارے سائنس کے کارناموں کا قطعاً کوئی اظہار نہیں ہوتا۔ ہماری قوم کے اگر کوئی سائنسی کارنامے تھے تو وہ ڈاکٹر عبدالسلام کے تھے...... جن کا ادراک نہ حکومت کر رہی ہے اور نہ ہی ہمارا معاشرہ کر رہا ہے۔

(ماہنامہ قومی ڈائجسٹ دسمبر 1999ء صفحہ 19)

HERCULES
HR
GENUINE PARTS

میاں بھائی

خدمت کے 30 سال

آٹو پارٹس کی دنیا میں بااعتماد نام

ہرکولیس آئل فلٹر

مینوفیکچرر

آئل فلٹر ۔ بریک آئل
پٹہ کمانی ۔ سیلنسر بکس
سیلنسر پائپ اور
ربڑ پارٹس

طالب دعا

Mian Bhai

میاں عبداللطیف ۔ میاں عبدالماجد

گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ ۔ کوٹ شہاب الدین ۔ جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور Ph: 042-7932514-5-6
Fax: 042-7932517 E-mail: mianbhai2001@yahoo.co.uk

تاریخ پاکستان کا ایک فراموش شدہ ورق

1949ء میں مقبول عام پاکستانی شخصیت - چوہدری محمد ظفر اللہ خان

پاکستان کے کامیاب ترین وزیر خارجہ کا علمی اور سیاسی شعور بے پناہ تھا

محترم مولانا دوست محمد شاہد - مورخ احمدیت

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے تصورات میں مسلم ممالک کی اقتصادی وحدت کا خواب بھی تھا جو آپ کی وفات (11 ستمبر 1948ء) کے ایک سال بعد شرمندہ تعبیر ہوا جبکہ پاکستان کے پہلے دارالحکومت کراچی میں 25 نومبر سے 5 دسمبر 1949ء تک بین الاقوامی اسلامی اقتصادی کانفرنس کا انعقاد عمل میں آیا جس میں پاکستان کے علاوہ مندرجہ ذیل مسلم ممالک کے مندوبین نے شرکت کی ترکی، مصر، شام - سعودی عرب، ایران، عراق، افغانستان، مسقط، عمان، الجیریا، تیونس، لیبیا، انڈونیشیا، عرب لیگ، جزیرہ مالدیپ، آزاد کشمیر، لبنان،

عرب لیگ کے مبصر جلال حسین نے پاکستان کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس نے انتہائی خوش اسلوبی سے دو سال کے اندر تمام اقتصادی مسائل پر قابو پا کر اب سارے اسلامی ممالک سے تعلق رکھنے والے مسائل کی طرف توجہ مبذول کرنا شروع کر دیا ہے - سعودی عرب کے نمائندہ نے کہا پاکستان کی اقتصادی تعلیم میں رہنمائی اسلامی اصول کے مطابق ہے - لوگ حج کی تقریب سعید کی اصل روح بھول گئے ہیں - انہوں نے اس زاویہ نگاہ سے پاکستان کو "فخر اسلام" کے نام سے موسوم کیا - اخبار ٹائمز لنڈن نے 30 نومبر 1949ء کے مقالہ افتتاحیہ میں اس کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ پاکستان کا یہ اقدام مسلم ممالک کو اسلامی اقتصادی اصولوں پر متحدہ کرنے کی پہلی کوشش ہے - جماعت احمدیہ کے ترجمان اخبار "الفضل" نے (جو ان دنوں 3 میکلیگن روڈ سے شائع ہوتا تھا) اس عظیم الشان کانفرنس کی خبروں کو صفحہ اول پر 26 نومبر سے 7 دسمبر 1947ء تک کی متعدد اشاعتوں میں نمایاں انداز میں بڑی تفصیل کے ساتھ شائع کیا -

اس ضمن میں حکومت پاکستان کی طرف سے حسب ذیل تین کتابیں بھی شائع کی گئیں -

1 - پاکستان کا معاشی جائزہ 2 - مشرق وسطی کا معاشی جائزہ 3 - "تعارف پاکستان"

کتاب "تعارف پاکستان" 378 صفحات پر مشتمل معلومات سے لبریز ایک دستاویز تھی جس کے آغاز میں قائداعظم اور اس دور کی پاکستانی کابینہ کے وزراء کے حالات زندگی پر نہایت اختصار مگر کمال عمدگی اور سلاست کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے -

کتاب کے 64 سے 67 تک کے صفحات وزیر خارجہ پاکستان کی سوانح، اخلاق و شمائل اور خدمات کے لئے مخصوص تھے جن کا مکمل متن ذیل میں سپرد قرطاس کیا جاتا ہے -

چودھری سر محمد ظفر اللہ خان

وزیر امور خارجہ و تعلقات دولت عامہ

جس طرح مسئلہ کشمیر کے مختلف پہلوؤں کی پیچیدگی اور الجھاؤ سیکورٹی کونسل کے مباحث سے ظاہر ہوئے اسی طرح ان مباحث سے پاکستان کی نمائندگی کرنے والے کا واضح اثر اور بے لاگ کردار بھی ظاہر ہوا -

ممکن ہے کہ لیک سیکسس میں ہونے والی نام نہاد بین الاقوامی کارروائی کے لئے بھورے بالوں والے دبلے پتلے محمد ظفر اللہ خاں اجنبی ہوں - لیکن اپنے منتخب کئے ہوئے طریق استدلال پر ان کو کافی عبور تھا -

کشمیر کے مسئلہ میں جب ایک نوبت پر سیکورٹی کونسل نے اپنے معینہ طرز عمل سے انحراف کرنا چاہا تو ظفر اللہ خاں نے ایک لطیف مشورہ کے ذریعہ اس جلیل القدر جماعت کی سرزنش کی - الزام اپنے اوپر لیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ اہل پاکستان کا پیام اراکین تک پہنچانے میں ان کو کس درجہ ناکامی ہوئی ہے -

چودھری محمد ظفر اللہ خاں پاکستان کے وزیر خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ کے ان چند چوٹی کے سیاسئین میں سے ہیں جن تک عوام اور احباب بآسانی پہنچ سکتے ہیں - بعض وقت اپنی مصروفیات کے باوجود شخصی خطوط کے فوری جوابات ان کے پرستاروں کو حیرت زدہ کر دیتے ہیں -

ظفر اللہ خاں نے کام کرنے کی لامحدود صلاحیت، اور خلوص کے ساتھ ساتھ اپنی انتھک محنت کی وجہ سے نمایاں مقام حاصل کیا - ان کی تعلیمی اور قومی زندگی تابناک کامرانیوں سے معمور ہے -

ظفر اللہ خاں 6 فروری 1892ء کو پنجاب میں پیدا ہوئے اور گورنمنٹ کالج لاہور اور کنگس کالج لندن میں تعلیم پائی - جہاں سے انہوں نے علی الترتیب آنرس اور قانون کی ڈگریاں حاصل کیں - 1914ء میں نکلسن ان سے وہ پیشہ وکالت میں داخل ہوئے - اور سیالکوٹ - اپنے وطن - کو واپس لوٹ کر انہوں نے وکالت شروع کی - دو سال بعد پنجاب ہائی کورٹ کے وسیع تر میدان میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کے لئے وہ لاہور چلے گئے -

اس وقت تک ظفر اللہ خاں اپنے پیشے میں نمایاں ہو چکے تھے - اور لاہور آنے کے کچھ ہی عرصہ بعد ان کو "انڈین کیس جنرل" کی ادارت کی دعوت دی گئی - یہ کام وہ اٹھارہ سال تک کرتے رہے - ان کی اور بھی مطبوعات ہیں -

1926ء میں مسلمانان پنجاب کے منتخب کرنے پر وہ صوبائی مجلس دستور کے رکن ہو گئے - اور 1935ء تک اس منصب پر رہے جبکہ وہ گورنر جنرل کی "مجلس انفصالیہ" کے رکن نامزد ہو گئے - انہوں نے ہندوستانی مندوب کی حیثیت سے تینوں گول میز کانفرنسوں میں شرکت کی اور بعد کو "اصلاحات ہند" کی مشترکہ منتخبہ کمیٹی کے رکن نامزد ہوئے - 1937ء میں ان کو کے - سی - ایس - ای کا خطاب ملا -

1941ء میں فیڈرل ہائی کورٹ کے جج کی حیثیت سے انہوں نے گورنر جنرل کی مجلس انفصالیہ سے علیحدگی اختیار کی اور تقریباً چھ سال تک اس منصب جلیلہ پر فائز رہے - گو کہ 1942ء میں کچھ زمانہ انہوں نے چین میں حکومت ہند کے ایجنٹ جنرل کی حیثیت سے گذارا -

1947ء کے نصف آخر میں ظفر اللہ خاں نے نواب صاحب بھوپال کے دستوری مشیر کے فرائض انجام دیئے - یہ وہ فیصلہ کن زمانہ تھا جبکہ ریاستوں کی قسمتیں غیر متوازن حالت میں تھیں - لیکن اسی زمانہ میں ان کو پاکستان بلا لیا گیا اور دو ماہ تک انہوں نے فلسطین کے مسئلہ پر اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کی قیادت کی -

اپنی ماہرانہ پیروی اور بین الاقوامی تعلقات سے بخوبی واقفیت کی وجہ سے سارے عالم کے مسلمانوں میں محمد ظفر اللہ خاں کا وقار بڑھ گیا - اور جیسا کہ عام طور پر توقع کی جا رہی تھی لیک سیکسس سے واپسی پر انہیں امور خارجہ اور تعلقات دولت مشترکہ کی وزارت پر فائز کیا گیا -

ظفر اللہ کا نظریہ زندگی انسان دوستی پر مبنی ہے - عقائد کے لحاظ سے وہ کٹر (-) ہیں - سروس سے ان کا لگاؤ عصر جدید کی قومیت کے تنگ نقطہ نظر سے بہت بلند ہے - انہوں نے اپنے دوست کو لندن لکھا "ہم سب اپنی امکانی کوشش کر رہے ہیں - لیکن ہم کو دعا کرنی چاہئے - کہ خداوند تعالیٰ وہی کچھ کرے جس میں بالعموم تمام بنی نوع انسان اور بالخصوص مسلمانوں کا مفاد ہو -

وہ مذہبیات اور قرآنی فلسفہ کے بڑے پرجوش طالب علم ہیں - ان کو کلام مجید کی بہت سی آیتیں حفظ ہیں - غالباً وہ دنیا کے واحد فرد ہیں - جو سرکاری سیاسی تقریروں میں بھی قرآن مجید کی آیات پیش کرتے ہیں - بیس سال سے زائد عرصہ سے وہ اپنی آمدنی کا ایک ثلث حصہ مستقل طور پر ایسے اداروں کو دے رہے ہیں جو انسانیت کی ترقی اور (دینی) اصولوں کے پروپیگنڈہ کا کام کر رہے ہیں -

ایک اعلیٰ حقیقی جذبہ کے ساتھ محمد ظفر اللہ خاں نوخیز نسل میں شخصی طور پر دلچسپی لیتے ہیں اور پرخلوص مشورہ دینے سے کبھی نہیں ہچکچاتے -

اپنے دوست کے نام طویل خط لکھتے ہوئے انہوں نے لکھا کہ اس تحریر کا مقصد اولاً یہ ہے - کہ ایسے شخص کی رہبری کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا چاہئے جس پر قوم کی نگہبانی کا فرض جلد ہی عائد ہونے والا ہے - ثانیاً یہ کہ مکتوب الیہ کی دل افزائی ہو کہ اس کا پرخلوص اور سچا دوست بھی کوئی ہے جس کے مشورہ اور تعاون پر ہمیشہ بھروسہ کر سکتا تھا - یہ خط شائع بھی ہو چکا ہے -

مصیبت زدہ طلباء - بے روزگار نوجوان اور بھٹکے ہوئے مسلمان اکثر ان سے امداد کے طالب ہوئے اور شاذ ہی مایوس ہوئے - لوگ ایماندارانہ

مشورہ چاہتے ہیں۔ ان کو وقت دینے میں محمد ظفر اللہ خاں کبھی دریغ نہیں کرتے۔

مغرب کے باشندوں کی نظر میں ظفر اللہ خاں بے عمل صوفی ہوں گے۔ لیکن اپنے لوگوں کے لئے ان کی تصورات ٹھوس، واضح اور جامد ہیں"

(" تعارف پاکستان" صفحہ 64-67 مرتبہ محمد عبدالخالق صاحب ناشرین عابدین اینڈ سنز مالکان طارق پریس فریئر روڈ کراچی نمبر 1)

اگرچہ تاریخ پاکستان کا یہ زریں ورق بے دردی سے فراموش کیا جا چکا ہے مگر پاکستان کے ارباب بصیرت اور بالغ نظر اور محب وطن حلقوں میں حق و صداقت کی تائید میں بازگشت بھی سنی جا رہی ہے مثلاً میانوالی کی معروف شخصیت سابق رکن اسمبلی پاکستان جناب امیر عبداللہ خاں روکڑی جناب ممتاز دولتانہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"1953ء کی تحریک ...... کے پس پردہ بھی کچھ ایسے ہی محرکات تھے۔ کیونکہ تحریک احمدیت تو اسی دن سے ہی شروع ہوئی جس دن سے مرزا غلام احمد قادیانی نے ...... دعویٰ کیا اور اس کی تحریک آج تک مسلمانوں میں موجود ہے۔ پاکستان بننے کے بعد ہمارے پہلے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ تھے جو قادیانی تھے اور خواجہ ناظم الدین کے زمانہ میں بھی یہ ہی وزیر خارجہ تھے

ہم ان کی کامیاب پالیسیوں کی بناء پر دنیا میں روشناس ہوئے وہ پاکستان کے لئے کامیاب ترین وزیر خارجہ تھے۔ ان کا علمی اور سیاسی شعور بے پناہ تھا۔ خواجہ ناظم الدین وزارت میں پھوٹ ڈالنے اور خواجہ ناظم الدین کو کمزور کرنے کے لئے پنجاب سے تحریک شروع کی گئی کہ سر ظفر اللہ کو ہٹایا جائے کہ یہ شخص طویل عرصہ تک وزارت پر کیوں بیٹھا ہوا ہے۔ عقیدہ کے لحاظ سے میرا اختلاف ہے لیکن بحیثیت وزیر خارجہ انہوں نے بہت اچھا کام کیا ...... وہ اقوام متحدہ میں عالمی عدالت کے جج بھی رہے اور بحیثیت پاکستانی ہمیں ان پر فخر ہے"

(" میں اور میرا پاکستان صفحہ 86 از جناب امیر عبداللہ خاں روکڑی۔ ناشر جنگ پبلشرز۔ اشاعت اپریل 1989ء)

☆☆☆☆

SAMISONS

سمیع سنز

فرنس آئل، کیروسین آئل،
ہائی سپیڈ ڈیزل،
لائٹ ڈیزل آئل، لبریکینٹس

ڈسٹری بیوٹرز برائے:

شیل پاکستان لمیٹڈ

فون 7722756-7728001-7725461
فیکس 7727906-7726944 بادامی باغ لاہور

وطن کے ہیں ہم اور وطن ہے ہمارا

وطن کے ہیں ہم اور وطن ہے ہمارا
وطن پر فدا جان و تن ہے ہمارا
ہے خاکِ وطن وجہِ توقیر اپنی
کہ یہ خاک ہی پیرہن ہے ہمارا
وطن کے ہیں ہم اور وطن ہے ہمارا

وطن میں نہاں ہیں۔ وطن سے عیاں ہیں
چٹانوں کا دل ہیں گلوں کی زباں ہیں
ہمیں اپنے جان اور تن سے غرض کیا
نہ جاں ہے ہماری نہ تن ہے ہمارا
وطن کے ہیں ہم اور وطن ہے ہمارا

حریفوں سے خود آگے بڑھ کر نپٹنا
جھپٹنا۔ پلٹنا۔ پلٹ کر جھپٹنا
سرِ بزم شبنم۔ دمِ رزم شعلہ
قلم کھیل ہے۔ تیغ فن ہے ہمارا
وطن کے ہیں ہم اور وطن ہے ہمارا

کوئی مہرباں ہو تو آبِ رواں ہم
عدو سامنے ہو تو کوہِ گراں ہم
کبھی گل۔ کبھی برقِ آتش بجاں ہم
یہ روزِ ازل سے چلن ہے ہمارا
وطن کے ہیں ہم اور وطن ہے ہمارا

عبدالسلام اختر

تمام امپورٹیڈ گھڑیوں کا مرکز
ماسٹر واچ کمپنی
سیل اینڈ سروسز
5سخی پلازہ مین بیولوارڈ
ڈیفنس سوسائٹی روڈ لاہور
فون 6664690

اوکاڑہ کے قدیم عینک ساز
عنایت علی سنز آپٹیشنز
(کوالیفائڈ آپٹومیٹریسٹ)
ہسپتال بازار اوکاڑہ
فون 0442-513044
رہائش 520644
523739
کرنل ظفر علی (ر) - فاروق احمد

احمد ندیم گولڈ سلور ہاؤس
جدید ڈیزائینوں میں فینسی زیورات کڑے
اور چوڑیوں کا با اعتماد مرکز
صرافہ بازار رنگ محل لاہور ـــ فون 7662011
رہائش ٹاؤن شپ لاہور ـــ فون 5121982

بچوں کے لئے مفید کیوریٹو ادویات

① BABY TONIC	20/-	بچوں کی کمزوری، سوکھے پن اور دانت نکالنے کی تکالیف کے لئے کامیاب دواہے
② BABY POWDER	15/-	بچوں میں قے اور دستوں کے لئے مفید ہے
③ BABY GROWTH COURSE	50/-	کمزور بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما اور جسمانی توانائی کے لئے کامیاب دواہے۔
④ DWARFISHNESS COURSE	200/-	قد کا چھوٹا ہونا، جسم کی کمزوری اور رکی ہوئی نشوونما کے لئے مفید کورس ہے۔
⑤ PICA COURSE	35/-	بچوں میں کیلشیم کی کمی دور کرنے کے لئے اور مٹی کھانے کی عادت چھڑانے کے لئے
⑥ ANTI CARIES FOR BABIES COURSE	35/-	بچوں کے دانتوں کو کیڑا لگنے کے لئے

ادویات وٹلٹریچر اپنے شہر کے سٹاکسٹ یا ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گول بازار ربوہ

PRO TECH UPS لگوا ئیں لوڈ شیڈنگ سے نجات پائیں - اپنا کمپیوٹر - ٹی وی - وڈیو گیم - ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں۔

32 اپر فلور چوبرجی سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎ 7413853

Email:pro_tech_1@yahoo.com

ربوہ میں ایک منفرد اور اعلیٰ ذائقے کا مرکز

علی تکہ شاپ

سیخ و شامی کباب، چکن تکہ کے ساتھ اب نئی پیشکش معیاری چکن اور بیف برگر

اقصیٰ روڈ ربوہ - پروپرائٹر محمد اکبر فون 212041

مبارک سائیکل مارٹ

ماؤنٹین بائیسکل پاکستانی وامپورٹڈ نئی بائیسکل وسپیئر پارٹس

Ph:042-7239178

Res: 7225622 نیلا گنبد لاہور

انٹرنیشنل آٹوز

تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات

59-86 سپر آٹو مارکیٹ چوک

چوبرجی لاہور فون 042-7354398

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز، بہتر تشخیص مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

ہاضمے کا لذیذ چورن

تریاق معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، اپھارہ سے نجات - کھانا ہضم کرتا ہے - ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا (رجسٹرڈ)

تیار کردہ: ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

Ph:04524-212434 Fax:213966

البشیرز معروف قابل اعتماد نام

پیج

جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات

اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ

شوروم پتوکی 04524-214510-04942-423173

زاہد اسٹیٹ ایجنسی

لاہور - اسلام آباد - کراچی میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ

10 ہمزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

فون 5415592-441210-7831607

0300-458676

چیف ایگزیکٹو: چوہدری زاہد فاروق

نورتن جیولرز

زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ

ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور ربوہ

فون دکان 213699 گھر 211971

SANKY RUBBER PARTS

SRP

سینکی ربڑ پارٹس

SANKY HOSEPIPE

SANKY RUBBER PARTS

KING HOSEPIPE

سپیشلسٹ: آٹو ریڈی ایٹر ہوز پائپ، آٹو ربڑ پارٹس

امپورٹڈ میٹریل سے ماہرین کی نگرانی میں تیار شدہ

چلنے میں بے مثال کارکردگی میں لاجواب

تمام گاڑیوں اور ٹریکٹروں کیلئے موزوں ترین

جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور

طالب دعا: میاں عباس علی، میاں ریاض احمد، میاں تنویر اسلم

Ph: 042- 7924511, 7924522

SANKY RUBBER PARTS